



أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا تَبْنَى بَعْدَكَ

ختم نبوت فورم کا ترجمان

فتح باب نبوت پر بے حد دُرود
ختم دور رسالت پر لاکھوں سلام



عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ
کے حوالے سے نہایت علمی ادبی اور تحقیقی مجلہ

جلد ۱ شماره ۲ - ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ اگست ۲۰۲۰ء



مہربست اعلیٰ

فضیلہ اشرف صابر حسین شاہجہری

مدیر اعلیٰ

علامہ مفتی محمد شہر رضا قادری

ختم نبوت فورم کا ترجمان

انٹرنیشنل

صلی اللہ علیہ وسلم

ماہنامہ الختم
مجلہ

INTERNATIONAL AL-KHATAM GUJRANWALA PAKISTAN

اگست 2020ء
ذوالحجہ 1441ھ

جلد نمبر 1
شمارہ نمبر 2

بیاد

رحمۃ اللہ علیہ
پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی

رحمۃ اللہ علیہ
احمد رضا خان بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ
مولانا عبدالستار خان نیازی

رحمۃ اللہ علیہ
شاہ احمد نورانی صدیقی

سرپرست اعلیٰ

سید صابر حسین شاہ بخاری

مدیر اعلیٰ

مفتی سید میسر رضا قادری
مفتی علی ختم نبوت فورم

مدیران

پروفیسر حافظ غلام محی الدین
ضیاء رسول

ناظم نشر و اشاعت

مولانا احمد رضا نقشبندی
03241145131

قانونی مشیر

ضیاء ابراہیم بھنڈر
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
03006421392

مجلس ادارت

ازہر القادری مولانا (مدھانہ نگر یو پی، انڈیا)
اجدر رضا امجد، ڈاکٹر (مدیر اعلیٰ) انٹرنیشنل پبلیکیشنز (انڈیا)
جمیل احمد نعیمی مفتی (کراچی، پاکستان)
دلورخان نوری پروفیسر، ڈاکٹر (کراچی، پاکستان)
سید اولاد رسول قدسی مصباحی مولانا (نیویارک، امریکا)
سید زحیر حسین نعیمی مولانا (راولپنڈی، آزاد کشمیر)
سلیم بریلوی مفتی (مدیر اعلیٰ) حضرت بریلی شریف، انڈیا)
عبدالمنان رضوی مولانا (مدیر اعلیٰ) انجمن اسلامک ریسرچ سنٹر، بنگلہ دیش)
غلام جاوید شمس مصباحی پورنی، ڈاکٹر (ممبئی، انڈیا)
غلام زرقانی، علامہ (ٹیکساس، امریکا)
غلام مصطفیٰ نعیمی مولانا (مدیر اعلیٰ) "سودا عظم" دہلی، انڈیا)
قمر الحسن، ریسٹو مفتی (پوسٹن، امریکا)
کوکب نورانی اوکاڑوی علامہ (کراچی، پاکستان)
مبارک حسین مصباحی مولانا (مدیر اعلیٰ) "الاشرفیہ" مبارک پور، انڈیا)
محمد افرار قادری پریا کوٹی مولانا (ساؤتھ افریقہ)
محمد اکرم بٹرسودا (مدیر اعلیٰ) "نیدر سٹریٹ" لاہور، پاکستان)
محمد ثاقب رضا قادری (لاہور، پاکستان)
محمد حفیظ خان قادری بریلوی مفتی (مدیر اعلیٰ) تعلیمات رضا، بریلی شریف، انڈیا)
محمد ذوالفقار خان نعیمی مفتی، کاشی پور، اتر کھنڈ، انڈیا)
محمد راحت خان قادری مفتی (بریلی شریف، انڈیا)
محمد سلمان رضا صدیقی فریدی بارہ بکوی (مستقلہ عمان)

مجلس مشاورت

تصدق حسین مفتی (لاہور، پاکستان)
ثاقب محمد خان، ڈاکٹر (کراچی، پاکستان)
خرم محمود سرسوالی (کراچی، پاکستان)
دوست محمد قادری مولانا، پیر (مانسہرہ، پاکستان)
سجاد علی فنی مفتی (جڑانوالہ، پاکستان)
سید شہیر حسین شاہ زحید، پروفیسر (ننگر پارک، پاکستان)
سید نور علی شاہ بخاری قادری (نارنگہ کیر، لیڈا، امریکا)
صادق علی زحید (ننگر پارک، پاکستان)
صدیق علی چشتی ڈاکٹر مولانا (پشاور، پاکستان)
ظفر اقبال نوری، ڈاکٹر (ورجینیا، امریکا)
علیق الرحمن قادری رضوی (مایاگٹن، انڈیا)
عوس فاروقی، ابوالکمال (گجرات، پاکستان)
غلام پیچہ فاروقی خواجہ مولانا (مدیر اعلیٰ) "المنی" لاہور، پاکستان)
غلام مصطفیٰ رضوی نوری (مدیر اعلیٰ) یادگار رضا، ممبئی، انڈیا)
مشرف حسین انجم (سرگودھا، پاکستان)
محمد احمد ترابی (کراچی، پاکستان)
محمد سعید نوری، الحاج (سرپرست اعلیٰ) یادگار رضا، ممبئی، انڈیا)
محمد محبوب انزوی مولانا (مدیر اعلیٰ) "نور الحبیب" بصیر پور، اوکاڑا، پاکستان)
محمد عارف قادری (واکینٹ، پاکستان)
محمد محبوب الرسول قادری (مدیر اعلیٰ) "انوار رضا" جوہر آباد، پاکستان)
محمد نظام الدین رضوی مولانا (چانگام، بنگلہ دیش)

ناشر: مفتی سید میسر رضا، مطبع: رضا پبلیشنگ کمپنی لاہور، مقام اشاعت: مکتبہ ختم نبوت فورم گوجرانوالہ



3	سید صابر حسین شاہ بخاری	سونے والو جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے!	روشنایا
4	حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	اج سک متراں دی ودھیری اے	منظومات
4	محمد عارف قادری	چار سو پھر سے جہاں میں، دُھوم "الخاتم" کی ہے	
5	مفتی سید مبشر رضا قادری	مرزا قادیانی آنجہانی کی پیدائش کی اصل کہانی	تحقیقات
10	مفتی عبید الرحمن شاہ جہا پوری	قادیانیت کا حکم اعتقادی	اعتقادات
12	محمد سہیل احمد سیالوی	مرزا غلام احمد قادیانی کے قصیدہ اعجاز احمدی کے دیباچہ کا ایک جائزہ	تنقیدات
20	پروفیسر اسرار احمد	اسلام اور قادیانیت کا تقابلی جائزہ	تصاویف
31	علامہ سجاد علی فیضی	سورہ کوثر اور ردِ مرزائیت (اقتباس کتاب نمبر 1)	قرآنیات
32	مقصود احمد اصلاحی	تاریخ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ (اقتباس کتاب نمبر 2)	تحریکات
36	سید صابر حسین شاہ بخاری	ختم نبوت کے تحفظ میں پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار	مہربیات
39	ازہر القادری	قادیانیت سوز، ماہ نامہ "الخاتم" ایک تاثراتی جائزہ	شناسائی
40	سید صابر حسین شاہ بخاری	عید الاضحیٰ، قربانی اور مبارک بادی	گزارشات

رومنائی سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے!

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نوراؤل کا جلوہ ہمارا نبی

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، آیات کریمہ، احادیث شریفہ اور اجماع امت سے اس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ عقائد اسلامیہ میں یہ وہ عقیدہ ہے جس پر ہمارے ایمان کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ میرے پیارے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں قربان کر کے اپنے خون سے عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد کو مضبوطی بخشی۔ دنیا میں نئے نئے مدعیان نبوت آتے گئے اور ذلیل و خوار ہو کر دنیا سے جاتے گئے، آج تاریخ میں ان کذابوں کا عبرت کے لئے صرف نام ہی ملتے ہیں۔ لیکن ان کے نام لیوا اور پیروکار دنیا میں ڈھونڈنے سے بھی ملتے۔ برصغیر کے خطہ گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان سے ایک بد بخت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ایسا سامنے آیا کہ اس نے میلہ کذاب کی یاد تازہ کر دی۔ اس نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی، لوگوں سے بیعت کی۔ اسے انگریز کی مکمل سرپرستی بھی حاصل تھی۔ گرگٹ کی طرح اس نے کئی رنگ بدلے، پہلے مجدد، پھر مہدی بنا، 1890ء میں دعویٰ مسیحیت کیا اور بالآخر ظلی و بروزی نبی بن بیٹھا۔ نہایت ہی عیار اور چالاک تھا، اس نے کئی کتابیں لکھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسایا۔ اگرچہ ہمارے اکابرین نے اس غیث کا ہر سطح پر اس کا بھرپور تعاقب کیا لیکن یہ بد بخت کسی غازی کے ہتھے نہ چڑھ سکا، زندہ بچ نکلا اور اپنی طبعی موت مرا۔ یوں اس کے چند پیروکاروں کی صورت میں یہ فتنہ باقی رہ گیا جو آج ایک فتنہ عظیمہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کے پیروکاروں نے بھی سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ یہ فتنہ کمینسر کی طرح مسلمانوں کے اندر پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ مالی لحاظ سے یہ لوگ مضبوط ہیں اور غریب اور سادہ لوح مسلمان نہایت آسانی سے ان کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ نہایت پر فتن دور ہے، بھانت بھانت کی بولیاں اور رنگ برنگی ٹولیاں ہمارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ہمارے علماء و مشائخ کی اپنی ترجیحات ہیں۔ انتشار اور افتراق کی فضا ہے۔۔۔ اللہ اللہ ان حالات میں، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی اہمیت کون اجاگر کرے گا۔ اے اولیاء کرام کی گدیوں پر بیٹھنے والو! اے عالمو! خدا را بیدار ہو جاؤ! ہاں ہاں اٹھو اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ! یہ وقت اب سونے کا نہیں ہے۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

دعا گو د دعا جو:
احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نام مجلہ الخاتم انٹرنیشنل
(24/ جولائی 2020ء بروز جمعہ المبارک بوقت 11:30 رات)

مجلہ "الخاتم" انٹرنیشنل (منظوم تاثرات)

چار سو پھر سے جہاں میں، دُھوم "الخاتم" کی ہے
 دل سے شیدا اُمّتِ مرحوم "الخاتم" کی ہے
 حفظِ ناموسِ نبی کی ہے جسے سچی لگن
 قدر اُس کو اصل میں معلوم "الخاتم" کی ہے
 ہے میسرِ اس کو تائیدِ رسولِ مجتبیٰ
 شانِ لوحِ دہر پر مرقوم "الخاتم" کی ہے
 عظمت و توقیر ختمِ المرسلین پر مشتمل
 داستانِ معنی و مفہوم "الخاتم" کی ہے
 تا ابد روشن رہے گا اس کی عظمت کا چراغ
 حامی ذاتِ قادر و قیوم "الخاتم" کی ہے
 میں ہوں عارفِ اس کے اجرا پر نہایت شادماں
 لب پہ میرے تہنیتِ منظوم "الخاتم" کی ہے

نتیجہ فکر: محمد عارف قادری، واہ کینٹ

اج سک متراں دی ودھیری اے
 کیوں دڑی اداس گھنیری اے

لون لوں وچ شوق چنگیری اے
 اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں
 جانان کہ جان جہان آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
 جس شان تو شاناں سب بنیاں

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
 بے صورت ظاہر صورت تھیں

بے رنگ دے اس مورت تھیں
 وچ وحدت بھٹیاں جد گھڑیاں

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
 گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ



مرزا قادیانی آنجہانی کی پیدائش کی اصل کہانی

”میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لئے خاتم الاولاد تھا۔“

(روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 479)

تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعدہ میں۔

(روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 113)

اور نیز وہ توام پیدا ہوگا ایک لڑکی اس کے ساتھ ہوگی اور یہ وضع حمل کے وقت پہلے پیدا ہوگی اور وہ بعد میں پیدا ہوگا۔ پس اسی طرح میری پیدائش ہوئی اور میں توام کے طور پر جمعہ کے دن صبح کے وقت پیدا ہوا تھا۔

(روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 331)

توام کا مطلب کیا ہے؟

توام کا مطلب ہے ”جڑواں“۔ اب یہ جڑواں بہن بھائی ہوں یا دو بہنیں یا دو بھائی ہوں ہر ایک کے لیے توام کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

مرزا نے یہ ”توام“ کا لفظ کہاں سے لیا؟

مرزا غلام قادیانی جب اپنے دعویٰ جات کے گھوڑے پر سوار ہوا تو اس نے قرب قیامت کے بارے پائی جانے والی تمام

اگر ہم آنجہانی مرزا غلام قادیانی کی پوری زندگی کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی پیدائش سے وفات تک پوری زندگی عجائبات سے گری پڑی ہے۔ انہی مافوق الفطرت عوامل میں سے آج ہم اس کی پیدائش کا ذکر کریں گے، ان شاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ مرزا غلام قادیانی کی پوری زندگی کے احوال کو مجملہ الخاتم میں مضامین کی صورت میں بیان کرتا ہوں۔ اور ویسے بھی جب ہم کسی قادیانی سے مرزا قادیانی کے کردار پر بات کرتے ہیں تو ہمارے مخاطب قادیانی کا ہر بار یہ کہنا ہوتا ہے کہ ”جب ہمارے مسیح موعود نے دعویٰ کیا تھا تو ان کے دعویٰ کے بعد تم لوگ مخالفت پر اتر آئے ہو، مرزا جی کہ سابقہ زندگی میں کوئی نقص و کجی نکال کر دکھاؤ تو ہم مانیں۔“

میرے مضمون لکھنے کی اصل وجہ بھی یہی بنی کہ ہم مرزا قادیانی کے دعویٰ جات سے پہلے کی زندگی پر بات کرتے ہیں اور اپنی گفتگو کی ابتداء مرزا غلام قادیانی کی پیدائش سے کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی انسانی شرافت و معیار پر پورا اترتا ہے کہ نہیں؟۔

ہم اپنے مضمون کی ابتدا میں مرزا غلام قادیانی کی اصل عبارت لانا چاہتے ہیں جو ہمارا موضوع سخن ہے اور جس کی وجہ سے ہم نے یہ تحریر لکھنا چاہی۔ عبارت یہ ہے کہ:

بعده ولد في هذا النوع فهو خاتم الاولاد۔ وتولد معه اخٌ له فتخرج قبله ويخرج بعدها يكون رأسه عند رجليها۔ ويكون مولده بالصين ولغته لغة اهل بلده۔ ويسرى العقم في الرجال والنساء فيكثر النكاح من غير ولادة۔ ويدعوهم الى الله فلا يجاب۔ فاذا قبضه الله تعالى وقبض مومني زمانه بقي من بقي مثل البهائم لا يحلون حلالا ولا يحرمون حراما، يتصرفون بحكم الطبيعة شهوة مجردة عن العقل والشرع فعليهم تكون الساعة“

(عربی متن از فصوص الحکم، صفحہ 67، مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

عربی متن کا اردو ترجمہ:

نوع انسانی میں جو شخص سب سے آخر پیدا ہوگا وہ قدم شیت علیہ السلام پر ہوگا۔ وہ حامل اسرار شیت ہوگا۔ اس کے بعد نوع انسانی سے کوئی پیدا نہ ہوگا۔ اور وہی خاتم الاولیاء بمعنی آخر الاولیاء ہوگا۔ اور خاتم بنی آدم ہوگا۔ اس کے ساتھ اس کی توام بہن پیدا ہوگی۔ وہ پہلے ہی پیدا ہوگی اور بھائی بعد پیدا ہوگا۔ شکم مادر میں بھائی کا سر بہن کے پیروں کے پاس ہوگا۔ وہ چین میں پیدا ہوگا۔ اپنے شہر کی بولی بولے گا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد مردوں اور عورتوں میں عقم اور بانجھ پن سرایت کرے گا۔ نکاح و جماع تو بہت ہوگا مگر ولادت نہ ہوگی۔ وہ خدا کی طرف بلائے گا مگر اس کی کوئی نہ سنے گا۔

جب اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ہم زمانہ مومنین کی روح

پیش گوئیوں کو اکٹھا کیا اور ان سب پیش گوئیوں کا مصداق و اطلاق اپنے آپ کو ٹھہرایا، اب وہ پیش گوئی چاہیے قرآن کی ہو یا حدیث کی، کسی ولی اللہ کی ہو یا غیر ولی اللہ کی، مرزا قادیانی نے قیامت کے قریب جتنے واقعات رو پزیر ہونے والے تھے یا جن کے بارے کسی نے پیش گوئی کی ہوئی تھی ان سب کو سمیٹ کر اپنی زندگی پر چسپاں کر ڈالا۔ حالانکہ ان پیش گوئیوں میں سے بعض عقلی نقلی اعتبار سے بے بنیاد تھیں اور ہمارے کبار علماء نے اس پر مفصل کلام کیا ہوا تھا۔ اور پھر یہ بھی کہ مرزا قادیانی نے ان پیش گوئیوں کا مصداق اپنے آپ کو بے بنیاد طور پر بنایا اور جھوٹ بولا کہ فلاں پیش گوئی کا مصداق میں ہوں اور فلاں پیش گوئی میرے بارے میں تھی حالانکہ مرزا قادیانی کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ ہوا ہی نہیں تھا۔ ان تمام پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ”توام پیدائش“ کی بھی تھی آئیے اس پر ہم مفصل روشنی ڈالتے ہیں کہ یہ واقعہ کیا تھا کہاں لکھا تھا اور مرزا قادیانی کے ساتھ اس کا کیا تعلق تھا؟

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی پیش گوئی

اگر ہم کتب اسلاف کا مطالعہ کریں تو ہمیں صرف شیخ اکبر علامہ ابن عربی کی کتاب فصوص الحکم میں ایک پیش گوئی ملتی ہے جس میں اس دنیا کے آخری نیک انسان کے بارے بتایا گیا ہے کہ دنیا کا آخری نیک انسان توام پیدا ہوگا اس کے بعد کوئی نیک انسان پیدا نہیں ہوگا۔ آئیے فصوص الحکم کی عربی عبارت اور اس کا اردو ترجمہ پر غور کریں۔

عربی متن:

”وعلى قدم شيت يكون آخر مولود يولد من هذا النوع الانساني وهو حامل اسرارہ۔ وليس

معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اُس سے پہلے نکلے گی اور وہ اُس کے بعد نکلے گا۔ اُس کا سر اُس دُختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دُختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر اور اُس کے پیروں کے بعد بلا توقف اُس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری تو ام ہمیشہ کی اسی طرح ظہور میں آئی۔) اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے کہ اُس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھ کا عارضہ سرایت کرے گا۔ نکاح بہت ہوگا یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رکیں گے مگر کوئی صالح بندہ نہیں ہوگا اور وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا مگر وہ قبول نہیں کریں گے۔“

(روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 481 تا 483)

فصوص الحکم کی عبارت کے اہم نکات

- 1: دنیا کے نیک انسانوں میں سے قرب قیامت میں ایک آخری نیک انسان ہوگا اس کے بعد کوئی نیک انسان پیدا نہیں ہوگا۔
- 2: وہ نیک انسان توام پیدا ہوگا۔
- 3: یہ آخری نیک انسان امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد پیدا ہوگا۔
- 4: وہ آخری نیک انسان ملک چین میں پیدا ہوگا۔
- 5: چینی بولی بولے گا۔
- 6: اس نیک انسان کی پیدائش کے بعد پوری دنیا میں کوئی بھی عورت کسی بچے یا بچی کو جنم نہیں دے گی بلکہ دنیا میں نئے پیدا ہونے والوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔
- 7: اس آخری نیک انسان کی زندگی کے بعد قیامت تک کوئی نیک انسان نہیں ہوگا بلکہ جہالت، گمراہی، کفر باقی رہ جائے گا۔

قبض فرمائے گا تو مابقی لوگ مثل بہائم کے رہ جائیں گے نہ حلال کو حلال سمجھیں گے نہ حرام کو حرام۔ خواہش نفسانی و شہوت طبعی کے موافق کام کریں گے۔ ان کے کام عقل و شرع کے منافی ہوں گے انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

(فصوص الحکم، صفحہ 42، اردو ترجمہ از مترجم مولانا عبدالقدیر صدیقی، مطبوعہ نذیر سنز پبلشرز لاہور)

اسی عبارت کو اب مرزا غلام قادیانی کی زبان سے سنیں اور دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے اس کی عربی عبارت اور اردو ترجمہ کے ساتھ کس قدر علمی بددیانتی سے کام لیا ہے:

”وعلیٰ قدم شیت یکون آخر مولود یولد من هذا النوع الانسانی وهو حامل اسرارہ۔ ویس بعدہ ولد فی هذا النوع فهو خاتم الاولاد۔ وتولد معہ اختٌ له فتخرج قبلہ ویخرج بعدہا یکون رأسہ عند رجليہا۔ ویكون مولدہ بالصّین ولغته لغت بلدہ۔ ویسری العقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادۃ۔ ویدعوهم الی اللہ فلا یجاب“

یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے اور اس کو وہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔ یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہ بھی

شیخ اکبر کی پیش گوئی کا معیار

اب دیکھنا یہ ہے کہ علامہ ابن عربی نے یہ جو پیش گوئی کی تھی کیا قرآن و حدیث کی طرح یہ بھی محکم و منصوص بہ اور اٹل ہے یا کچھ اور ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سوائے قرآن و حدیث کے کسی بڑے سے بڑے ولی اللہ نے بھی جو پیش گوئی کی ہے محکم و منصوص بہ نہیں ہے۔ بلکہ اس پر اتنا سہم ایمان رکھ سکتے ہیں کہ اگر یہ پیش گوئی قرآن و حدیث کے مخالف نہیں ہے تو جب یہ واقعہ ہو گا دیکھا جائے گا ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ آیا یہ پیش گوئی سچی ہے یا کہ جھوٹی اور اگر سچی بھی ہے تو کیا مودول ہے یا کہ غیر مودول (واللہ ورسولہ اعلم)۔ بڑی حیرت کی بات ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے علامہ ابن عربی کی اس پیش گوئی کو تو لے لیا مگر شیخ اکبر کے بارے جو اس کے نظریات تھے ان کو پس پشت ڈال دیا۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی شیخ اکبر کو کیا سمجھتا تھا؟

مرزا قادیانی کے نزدیک شیخ ابن عربی کا معیار

چونکہ یہ مشہور ہے کہ علامہ ابن عربی نے وحدت الوجود کے عقیدہ کی بنیاد رکھی حالانکہ وحدت الوجود کا جو عقیدہ شیخ اکبر نے پیش کیا وہ کچھ اور تھا اور بعض لوگوں نے اس کو سمجھ کچھ اور لیا، وحدت الوجود کے عقیدہ کی مفصل بحث فتاویٰ رضویہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بہر حال یہاں اس وحدت الوجود کے عقیدہ پر بحث کرنا مقصود نہیں ہے اس کو پھر کسی اور مقام پر ہم تفصیل سے بیان کریں گے ان شاء اللہ۔ ابھی تو یہ بیان کرنا ہے کہ مرزا قادیانی وحدت الوجود کے عقیدہ کو کیا سمجھتا تھا؟ اور جو اس عقیدہ کا حامل ہوتا ہے جس کو وجودی کہتے ہیں اس کے بارے مرزا قادیانی کے کیا خیالات تھے؟ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

”شیخ محی الدین سے پہلے اس وحدت وجود کا نام و نشان نہ تھا۔ ہاں

وحدت شہودی تھی یعنی خدا تعالیٰ کے مشاہدہ میں اپنے آپ کو فانی سمجھنا۔ وحدت شہودی میں ”من شُدی“ استیلائے محبت کا تقاضا تھا۔ وجودیوں نے اس سے تجاوز کر کے وہ کام کیا جو ڈاکٹر اور فلاسفر کرتے ہیں وہ خدائی کے حصے دار بنتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ یہ وحدت وجود والے عموماً اباحتی ہوتے ہیں۔ اور نماز و روزہ کی ہر گز پرواہ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ کجخروں (کنجیوں) کے ساتھ بھی تعلقات رکھتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 2، صفحہ 232)

اس تحریر سے ما حاصل نتائج:

- 1: شیخ اکبر علامہ ابن عربی عقیدہ وحدت الوجود کے موجد اعلیٰ ہیں۔
- 2: شیخ اکبر اباحتی تھے، نماز روزوں کی پروا نہیں کرتے تھے، بسا اوقات کجخروں سے بھی تعلقات رکھتے تھے (معاذ اللہ)۔
- ایک دوسرے مقام پر شیخ اکبر کے بیان کردہ عقیدہ وحدت الوجود پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے کہا:

”اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ مگر شہودی اسکے سوا ہیں اور وہ ٹھیک ہیں۔ جنہوں نے استیلاء محبت اور تجلیات صفات الہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ انہوں نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کر لی۔ اور من تو شدم تو من شدی، کے مصداق ہوئے۔ حقیقت میں محبت کے ثمرات میں سے نفی وجود ضروری ہے۔ اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو فانی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں۔ ان کا تو یہ

حال ہے کہ گویا انہوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہیں، حالانکہ یہ صریح غلط اور بے ہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔

لا تدركه الابصار (الانعام: ۱۰۴)

وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم ہی لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہو گئی، کیونکہ وہ اسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں انیس اور بیس کافریں ہیں۔

یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ جس قدر گدیاں ہیں ان میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہوگی جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کافرقہ جو قادری کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہو گئے ہیں۔

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 396، 397)

اس تحریر سے ما حاصل نتائج:

1: وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے یعنی شیخ ابن عربی غلط ہیں اور وحدت الشہود کا عقیدہ رکھنے والے درست ہیں۔
2: وجودی یعنی شیخ ابن عربی کے نزدیک فقط وہی ایک مسلمان تھے بقیہ بھی مشرک تھے۔

3: شیخ ابن عربی کے ذریعے دنیا میں فسق و فجور پھیلا، اور لوگوں نے نماز روزوں کو چھوڑنا شروع کر دیا۔

4: شیخ ابن عربی اور دہریوں میں انیس بیس کافریں ہیں۔ یوں سمجھیں

کہ شیخ ابن عربی بھی دہریے تھے (معاذ اللہ)

5: وجودی یعنی شیخ ابن عربی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت انسان تھے۔

درج بالا ملفوظات کے حوالہ جات کا ماحصل نتیجہ یہ اخذ ہوتا

ہے کہ شیخ اکبر علامہ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ (1) فاسق و فاجر انسان تھے (2) نماز روزوں کی پروا نہیں کرتے تھے (3) دہریے تھے (4) کجخیوں سے تعلقات رکھتے تھے۔ (العیاذ باللہ)

شیخ اکبر ابن عربی اور مرزا قادیانی

اول تو یہ پیش گوئی صرف اور صرف شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”فصوص الحکم“ سے لی گئی ہے۔ اور شیخ اکبر سے پہلے یا بعد میں کسی اور نے اس قسم کی کوئی پیش گوئی نہیں کی۔ دوم یہ کہ مرزا قادیانی ایک طرف تو شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر، مشرک، بدعتی، فاسق و فاجر جیسے جث باطنی کے القابات سے نواز رہا ہے اور دوسری جانب اسی مشرک، دہریے انسان کی پیش گوئی کو اپنی جھولی میں ڈال رہا ہے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ مرزا قادیانی جو کہ خود ساختہ نبوت کا دعویدار ہے اور جس کو قرآن و حدیث کی پیروی کرنی چاہیے تھی نہ کہ کسی مشرک و دہریے کی؟ اس سوال کا جواب آج تک کسی قادیانی مربی نے نہیں دیا امید ہے کہ ہماری توجہ دلانے کے بعد کوئی قادیانی مربی اس کا علمی جواب لازمی دے گا۔

توام پیدائش کا ذکر کتب مرزا میں

مرزا قادیانی نے اپنی اس توام پیدائش کا ذکر مختلف جگہ پر بار بار دہرایا ہے وہ تمام حوالہ جات ہم یہاں درج کر رہے ہیں تاکہ محققین بخوبی

استفادہ کر سکیں۔ (رومانی خزائن جلد 21 صفحہ 113) (رومانی خزائن جلد 15 صفحہ 485) (رومانی خزائن جلد 21 صفحہ 260) (رومانی خزائن جلد 23 صفحہ 331) (رومانی خزائن جلد 22 صفحہ 209)

قادیانیت کا حکم اعتقادی

مفتی عبید الرحمن شاہجہا پوری

کافر کہلاتا ہے اور اگر زبان سے دین کا اقرار کرتا ہو لیکن دین کے بعض قطعیات کی ایسی خود ساختہ، آویل کرتا ہو جو صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہو تو ایسا شخص زندیق کہلاتا ہے۔" (مسوئی شرح مولانا: ۱۳۰)

یاد رہے مرتد کو توبہ کا موقع دیا جائے گا لیکن زندیق گرفت میں آنے کے بعد معاف نہ کیا جائے گا اور اسے توبہ کا موقع نہ دیا جائے گا!

استعماری

تاریخ میں فرقے دو اقسام پر منقسم رہے ہیں اول تاریخ سے متعلق (تشیع، رفض، اعتزال وغیرہ)، دوسری قسم فرقہ کی "استعماری" ہے یعنی وہ فرقہ جو انگریزی استعمار کے پیدا کردہ ہیں اور ان کا استعماری ہونے ایک ایسا معلوم مسلمہ ہے جس پر اجماع امت ہے۔ اس عنوان سے زیادہ لوگ واقف نہیں لہذا قدرے تفصیل اور مع امثال پیش خدمت ہے۔ مثلاً انکار حدیث مع جدیدیت کا فتنہ استعماری ہے۔ شیخ الحدیث علامہ خلیل بن ابراہیم ملا خاٹر الأشعری الشافعی (مقیم مدینہ منورہ) اپنی مشہور زمانہ کتاب "بدعة الدعوی الاعتماد علی الكتاب دون السنة" میں انکار حدیث کے فتنہ کی بابت تصریح فرماتے ہیں:

ولا يخفى على المسلم الغيور على دينه أن أول من فتح هذا الباب في عصرنا الحاضر إنما هم

احقر کو بھی عقیدہ کے طالب علم ہونے کی حیثیت یہ سعادت حاصل رہی کہ قادیانیوں کے مرتد ہونے کے اس عنوان پر راقم نے ابتدائی دنوں میں واضح کیا کہ یہ اصلاً زندیق ہیں ورنہ کچھ عرصہ پہلے تک علمی حلقوں میں مرتد ہونے کی تصریح زیادہ مشہور تھی، اس حوالے سے کئی علماء ملت کی بارگاہ علم و فضل میں حاضری بھی رہی، الحمد للہ۔ اب قدرے وضاحت یہ ہے کہ قادیانی استعماری زندیق حربی کافر ہیں۔ کافر ہونا تو واضح ہی ہے، باقی وجوہ حسب ذیل:

زندیق کافر

جو فرقہ اپنے کفر کو لبادہ اسلام میں پیش کرے اور یوں اپنے کفر ہی کو اسلام قرار دیتا ہو۔ مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی زندیق کی تعریف کو واضح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

(ان المخالف للدين الحق ان لم يعترف به ولم يذعن له لا ظاهراً ولا باطناً فهو كافر وان اعترف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق، وان اعترف به ظاهراً لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما فسرہ الصحابة والتابعون واجتمعت عليه الأمة فهو الزنديق)

"جو شخص دین کا مخالف ہے، مگر وہ دین اسلام کا اقرار نہ کرتا ہو اور دین اسلام کو نہ مانتا ہو، نہ ظاہری طور پر اور نہ ہی باطنی طور پر تو ایسا شخص

المستشرقون

(بدعة الدعوى ، مطبوعه دار القبلة للثقافة

الإسلامية جده 1431ھ : 27)

فتنه نچریت کا استعماری ہونا ایک معلوم حقیقت واقعہ ہے۔

الدكتور علامه عبد النصير احمد المليبارى

الأشعري الشافعي اپنى كتاب "نشأة المذهب

الاشعري و تطوره في الهند" میں فتنہ نچریت کے تاریخی

پس منظر کے بارے میں تصریح فرماتے ہیں:

(دعاة الإصلاح و التنوير ، مع بداية القرن

الرابع عشر الهجري ظهرت في العالم الإسلامي

كمصر و الهند مدرسة جديدة تدعو إلى اصلاح

أحوال المسلمين السياسية والاجتماعية

والتعليمية.... ان الغربيين لم يأتوا إلى هذه

البلاد زائرين عابرين ، وإنما جاؤوا مستعمرين

مقيمين...وقد وجدت بريطانيا يومها ضالتها

المنشودة في مدرسة الإصلاح الديني القائمة في

مصر و الهند فعملت على احتضانها و حمايتها و

وتبكينها من تولى زمام القيادة الفكرية

للأزهر....ومن ابرز من دعا إلى هذا الإصلاح في

الهند سيد احمد خان...وأسس جامعة عليكرة

الشهيره

، على نمط جامعتي اكسفورد و كمبردج...

(نشأة المذهب الاشعري ، مطبوعه دارالضياء

الكويت 1438 هـ : 214 ، 216)

اسی طرح فتنہ قادیانیت کا استعماری ہونا بھی ایک معلوم تاریخی حقیقت

ہے۔

شیخ علامہ متکلم سعید عبد الطیف فودہ عقیدہ طحاویہ شریف کی شرح میں

رقم طراز ہیں:

(ظهر غلام احمد القادياني الذي ادعى النبوة في

الهند في اثناء الاستعمار البريطاني لها...)

(الشرح الكبير على العقيدة الطحاوية ، الاصلين

القاهرة: 1/422)

شیخ عبداللہ بن صدیق الغمارى اپنى كتاب " اتقان

الصنعة في تحقيق معنى البدعة " میں فتنہ قادیانیت

کے استعماری فتنہ ہونے کی تصریح کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

((بدعة القاديانية : وكان يحض اتباعه على

الولاء للإنجليز و يحمد الله على انه ولد في بلد

ترفرف عليه الراية الإنجليزية. وكان دسيسة

استعمارية جنده المستعمرون لتفريق كلمة

المسلمين في الهند ، وتشكيكهم في عقيدتهم...))

(اتقان الصنعة ، مطبوعه دارالرشاد الحديثية

المغرب 1438 هـ : 46)

حربی کافر:

استعماری فرقے اصلاً حربی کافر ہوتے ہیں۔ نیز عملاً

قادیانیت کا ماضی و حال ، پاکستان مخالفت ، اسلام مخالفت ، امت

مخالفت یہاں تک کہ خود مسلمانوں کو کافر اور ان کے خون کو صیہونی فکر

بقیہ مضمون صفحہ 19 پر پڑھیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے قصیدہ اعجاز احمدی کے دیباچہ کا ایک جائزہ

محمد سہیل احمد ریالوی

تاوہ مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کر دے“ مرزا صاحب نے اپنے تابوت میں آخری کیل ٹھونکتے ہوئے کہا ”میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ (مولوی ثناء اللہ امرتسری) اکیلے یا دوسروں کی مدد سے میعاد معینہ کے اندر میرے قصیدہ اور اردو عبارت کے مطابق اور ان کی تعداد کے مطابق قصیدہ چھپوا کر شائع کریں گے اور تاریخ وصولی سے بارہ دن کے اندر بذریعہ ڈاک میرے پاس بھیج دیں گے تو صرف میں یہی نہیں کروں گا کہ دس ہزار روپیہ ان کو انعام دوں گا بلکہ اس غلبہ سے میرا جھوٹا ہونا ثابت ہوگا“

ان کے بقول عربی قصیدہ اور اردو مضمون دونوں کا مقابلہ ناممکن ہے، مرزا صاحب اس اردو مضمون کو بھی ایک نشان قرار دیتے ہیں (ص: 36) اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو لوگ ان دونوں (قصیدہ اور مضمون) کا مقابلہ کرنے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ ان کے قلموں کو توڑ دے گا اور دلوں کو غبی کر دے گا (ص: 37) اس سے درج ذیل باتیں بزعمر مرزا صاحب سامنے آئیں:

۱- قصیدہ اور مضمون دونوں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور روح القدس کی مدد سے لکھے گئے ہیں۔

۲- عربی قصیدہ اور اردو مضمون دونوں کا مقابلہ ناممکن ہے اور دونوں مرزا صاحب کا نشان ہیں۔

۳- ان کا مقابلہ کرنے والوں کے قلم ٹوٹ جائیں گے اور دل غبی

مرزا قادیانی (1835ء-1908ء) نے مؤرخہ 15 نومبر 1902ء کو ”ضمیمہ نزول المسیح اعجاز احمدی“ کے نام سے ایک عربی قصیدہ اور اس کے شروع میں تقریباً 38 صفحات پر مشتمل ایک اردو مضمون شائع کیا، اور ان دونوں کو اپنی سچائی کا ایک نشان قرار دیا، اسے حکیم فضل الدین نے مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے 3500 کی تعداد میں طبع کیا، پیش نظر مقالہ میں مرزا صاحب کے اس اردو مضمون کا ایک جائزہ پیش کیا جا رہا ہے، اگر توفیق الہی شامل رہی تو اگلے مقالہ میں عربی قصیدہ اور اس کے ناقدین کا تعارف پیش کیا جائے گا۔ مرزا صاحب نے عربی قصیدہ اور اس کے ساتھ چھپنے والے اردو مضمون کے متعلق جو لکھا وہ انہی کے الفاظ میں پیش خدمت ہے:

ایک جگہ لکھتے ہیں ”خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی طرف توجہ دلائی“ چند سطروں بعد لکھتے ہیں ”یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں“ مرزا صاحب کے بقول انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں ایک ایسا قصیدہ لکھنے کی توفیق دے جس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کر کے انہیں روح القدس یعنی جبریل امین علیہ السلام کی مدد فراہم کی، قصیدہ کے متعلق مرزا صاحب کا دعویٰ ہے ”یہ ایک عظیم الشان نشان ہے“ دوسری جگہ لکھتے ہیں ”میں یقین دل سے جانتا ہوں کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے

ہو جائیں گے یعنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔

اب ہم اس اردو مضمون کا جائزہ لیتے ہیں کہ جسے مرزا صاحب ایک ”نشان“ قرار دیتے ہیں، اس کا مواد، دلائل اور انداز تحریر کیسا ہے؟

مرزا صاحب مضمون کے صفحہ 2 پہ لکھتے ہیں: ”میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ واذا العشار عطلت پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث ولیتوکن القلاص فلا یسعی علیہا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی“ کچھ آگے لکھتے ہیں: ”مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیارہ ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں میں کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے“

جس آیت مبارکہ کا مرزا صاحب نے حوالہ دیا ہے یہ سورۃ التکویر کی آیت: 4 ہے، اس کا مفہوم جو تمام قدیم و جدید مفسرین نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس سورۃ مبارکہ میں قیام قیامت کے مناظر کو بیان کیا جا رہا ہے، اور ان میں ایک بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ وقت اتنا ہولناک ہوگا کہ فریہ حاملہ اونٹنیوں کے مالکوں کو بھی اپنی اونٹنیوں کی کوئی ہوش نہیں ہوگی، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ (م 604ھ) حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے عَطَلَتْ کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

أهلبها أهلباً لباً جاء هم من أهوال يوم القيامة
امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ (م 710ھ) لکھتے ہیں:

عطلها أهلباً لا اشتغالهم بأنفسهم

امام عز بن عبد السلام علیہ السلام (م 660ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لم تحلب ولم تصر أو أهلت لا اشتغالهم

بأنفسهم من شدة خوفهم

تمام تفسیری عبارات کا مفہوم یہی ہے کہ وقوع قیامت کے وقت ہر کسی کو اپنی پڑی ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے قیمتی جانوروں کا بھی ہوش نہیں ہوگا کہ انہیں سنبھالیں یا ان کا دودھ دوہ لیں، لیکن مرزا صاحب کے خیال میں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ریلوے کا نظام ایجاد ہونے کی وجہ سے اب لوگ اونٹنیوں پہ سفر کرنا چھوڑ گئے ہیں اور یوں اونٹنیاں معطل ہو گئی ہیں اور یہ پیشین گوئی میرے زمانے میں پوری ہوئی۔

مرزا صاحب کی اس عبارت کے متعلق دو سوالات پیدا ہوتے ہیں:

پہلا سوال: یہ آیت مبارکہ قرآن کریم میں چودہ سو سال قبل نازل ہوئی، اگر اس میں کسی پیشین گوئی کا ذکر ہے اور بالفرض وہ پیشین گوئی اب پوری ہوئی ہے تو اس میں مرزا صاحب کا کیا کمال؟ یہ کمال تو اس خاتم الانبیاء ﷺ کا ہے جن پہ یہ آیت اتری اور جنہوں نے اپنی زبان سے اسے پڑھ کر لوگوں کو سنایا، مرزا صاحب کس برتے پہ اس سے اپنی صداقت ثابت کرنا چاہ رہے ہیں؟

دوسرا سوال: آپ سورۃ تکویر کی پہلی 14 آیات پڑھ لیجیے، بار بار پڑھیے، ہر بار عقل سلیم یہی کہے گی کہ ان آیات میں قیامت کے دن کے حیران کن مناظر کی تصویر کشی کی جا رہی ہے، کیا مرزا صاحب کے نزدیک سیاق و سباق بھی کسی چیز کا نام ہے؟ قیامت کی ہولناکیاں بیان کرتے کرتے درمیان میں کیا قرآن یہ بتا رہا ہے کہ ریلوے کا نظام ایجاد ہوگا اور اونٹنیوں پہ سفر ترک کر دیا جائے گا؟ اگر آیات کا مفہوم اسی طرح متعین کرنا ہو تو کوئی فارغ العقل یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ آج کل ہر

دیکھ لیتے تو سعی علیہا کا معنی معلوم ہو جاتا، امام مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ (م 1205ھ) تاج العروس میں لکھتے ہیں:

سعی الرجل يسعى سعياً اذا قصد وبه فسر قوله تعالى فاسعوا الى ذكر الله اى فاقصدوا (تاج العروس من جواهر القاموس، ج 38 ص 280، دار الهدایہ)

مفہوم عبارت یہی ہے کہ سعی کا معنی کسی چیز کا ارادہ کرنا، اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ معلوم ہوا کہ آیہ مبارکہ کی طرح حدیث کے مفہوم پہ بھی ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اور دونوں جگہ جو مفہوم مرزا صاحب کو سوجھا ہے وہ نہ سیاق و سباق سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی قرآن و حدیث کے شارحین نے وہ مفہوم بیان کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث کی تعبیر و تشریح میں مرزا صاحب ہوائے نفس کے گھوڑے پہ سوار ہیں اور ان کا راستہ امت مسلمہ سے بالکل جدا ہے۔

آتھم کی موت کے متعلق مرزا صاحب اپنی پیشین گوئی کو بھی نشان قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں: ”آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشین گوئی کے مطابق ظہور میں آیا“ (ص: 2)

اس کی قدرے تفصیل قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگی، 1893ء میں مرزا صاحب کا ایک عیسائی پادری عبد اللہ آتھم سے مناظرہ ہوا جو پندرہ دن تک جاری رہا، جب پندرہویں دن مرزا صاحب کو شکست کے آثار دکھائی دیے تو پیشین گوئی کی کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر جو فریق جھوٹا ہے وہ ہاویہ میں گرے گا، مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی میں یہ بھی لکھا کہ زمین و آسمان ٹل جائیں یہ پیشین گوئی

بڑے شہر میں چڑیا گھر بنے ہیں جہاں سینکڑوں وحشی جانور جمع کیے گئے ہیں اور وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (التکویر: 5) والی پیشین گوئی پوری ہو گئی ہے یا کوئی دل جلا یوں کہے کہ آج کل سوشل میڈیا نے ہر شخص کے افکار اور اعمال کو طشت از بام کر دیا ہے اور وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر: 10) والی پیشین گوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ حق یہ ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شرعی قواعد و ضوابط تو بجا عقل سلیم کے تقاضوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پہ جو ایسی بے سرو پا تحریر کو مرزا صاحب کا نشان اور ایسے فارغ العقل شخص کو اپنا پیشوا تصور کرتے ہیں۔

جس حدیث مبارکہ کے الفاظ مرزا صاحب نے پیش کیے ہیں یہ صحیح مسلم کی روایت ہے (صحیح مسلم، باب نزول عیسیٰ ابن مریم: 221)، اس میں خاتم الانبیاء ﷺ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے بعد کے حالات بیان فرمائے ہیں، اور ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے نزول کے بعد دنیا میں نیکی، تقویٰ، اخلاص اور خدا پرستی کا غلبہ ہوگا، حدیث کے الفاظ کے مطابق لوگوں کے دلوں سے باہمی بغض و عداوت کا خاتمہ ہو جائے گا، مال دینے والے ہوں گے لینے والا نہیں ملے گا، اس پس منظر میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے ”وَلَتَنُتَوَّكَّنَ الْفَلَاحُ فَلَا يَسْعَىٰ عَلَيْهَا“ شارح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (م 676ھ) ان کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس دور کے لوگوں کے دل استغناء سے بھر جائیں گے اور کوئی اونٹنیاں جمع کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوگا، مرزا صاحب اپنی تصانیف میں لسان العرب، تاج العروس وغیرہ لغات پہ بہت اعتماد کا اظہار کرتے ہیں، اگر انہی میں

میں اضافہ ہوتا گیا اور وہ اپنے مخالفین کو طعن و تشنیع اور گالیوں سے نوازتے رہے۔

مرزا صاحب ص: 7 تا 9 پہ لکھتے ہیں کہ برائین احمدیہ میں مجھے عیسیٰ کا نام دیا گیا، خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا، مگر خدا کی حکمت عملی نے یہ الہام میری نظر سے پوشیدہ رکھا، اسی لیے میں نے برائین میں وہی عقیدہ لکھ دیا جو عام رسمی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ آئیں گے، اور بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا، بارہ برس بعد بڑی شد و مد سے مجھے الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

قارئین کرام! اس مضمون کا یہ حصہ بہت قابل توجہ ہے، علوم اسلامیہ کا معمولی طالب علم بھی سمجھتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام تبلیغ دین کے معاملہ میں سہو و نسیان سے پاک ہوتے ہیں، نبی کے اجتہاد میں اگر کوئی چیز قابل اصلاح ہو تو اللہ جل شانہ فوراً اس کی طرف رہ نمائی فرماتا ہے اور انبیاء کو زیادہ دیر تک اس پہ قائم نہیں رہنے دیتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اسی مضمون کے ص: ۲۴ پہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں ”انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے“ لیکن یہاں ایک طرف دعویٰ نبوت اور دوسری طرف اس بات کا اعتراف کہ 12 سال تک اپنی ہی لکھی ہوئی کتاب کی بات، اور بات بھی وہ جو بالکل دو ٹوک انداز میں لکھی گئی تھی اسے بھول گئے، اور بارہ سال تک ذہول اور غفلت میں ہی پڑے رہے، اس سے بڑھ کر کسی منصف مزاج کے لیے مرزا صاحب کے کذاب ہونے کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کے بقول مسیح موعود وہ ہیں، تو بارہ سال تک مرزا صاحب غلط عقیدے کے

پوری ہو کر رہے گی، اگر ایسا نہ ہو تو مجھے روسیہ کیا جائے، میرے گلے میں سی ڈالی جائے مجھے سولی چڑھا یا جائے وغیرہ (جنگ مقدس، ص 209 تا 211، روحانی خزائن جلد 6 ص 291 تا 293) پندرہ ماہ گزرے، 5 ستمبر 1894ء کا دن آگیا، آتھم پادری نہ مرا، عیسائیوں نے جلوس نکالا، مرزا کا پتلا بنا کر اس کا منہ کالا کیا، علامتی پھانسی دی اور دفن کر دیا، مرزا صاحب نے بعد میں کئی عذر تراشے مگر تاریخ نے یہ روسیہ ہی ان کے لیے محفوظ کر لی۔ یہ ہے وہ پیشین گوئی جو مرزا صاحب کا نشان ہے اور جس کو اعجاز احمدی کی ابتداء میں درج کر کے اسے شان اعجاز کا حامل قرار دیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے اعجاز احمدی کے شروع میں لیکھ رام کے متعلق پیشین گوئی کا ذکر بھی کیا ہے اور اسے اپنا نشان قرار دیا ہے (ص: ۳)

اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ ایک ہندو پنڈت تھا جس سے اکثر مرزا صاحب کے مناظرے رہتے تھے، تنگ آ کر انہوں نے پیشین گوئی کہ یہ چھ ماہ کے اندر عذاب الہی میں مبتلا ہوگا، اور خارق عادت طریقے سے ہلاک کیا جائے گا (تزیق القلوب ص 107، روحانی خزائن جلد 15 ص 381، 382) خارق عادت سے مراد ہے معجزانہ طور پر خلاف معمول کسی کام کا ہونا۔ یہ پیشین گوئی بھی واضح طور پر جھوٹی نکلی، اس لیے کہ کچھ عرصہ بعد لیکھ رام کو کسی نے چھریوں کے وار سے قتل کیا، ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ چھری سے قتل کیا جانا نہ خارق عادت ہے اور نہ ہی یہ عذاب خداوندی کی نشانی ہے، ہاں وہائی ہیضہ میں انتہائی ذلت سے مرنا خود مرزا صاحب کو الفاظ میں عذاب خداوندی کی نشانی ہے۔ ہر پیشین گوئی کے جھوٹا نکلنے پہ مرزا صاحب کے غم و غصہ

حامل رہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی مسیح مانتے رہے، اور اس دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اصلاح نہ کی گئی؟ کیا یہ باتیں مرزا صاحب کی غلط بیانی اور عیاری کو ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں؟

مرزا صاحب اس مضمون اور قصیدہ کا جواب لکھنے کے لیے اپنے مخاطبین کو بیس دن کی مہلت دیتے ہیں (ص: ۳۶)

یہاں ایک طالب علم کے ذہن میں بھی یہ سوال ابھرتا ہے کہ اگر یہ مضمون اور قصیدہ شانِ اعجاز کے حامل ہیں تو کیا ان کے اعجاز کی مدت صرف بیس دن ہے؟ اور بیس دن کے بعد ان میں موجود فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ معیار زمیں بوس ہو جائے گا؟ قرآن کریم جسے اللہ جل شانہ نے خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی نشانی قرار دیا، اور منکرین کو اس کے مقابلہ کی دعوت دی اس میں کسی مدت کی کوئی تخصیص نہیں، کیا کسی کلام معجز کا اعجاز مرور زمانہ کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر مرزا صاحب نے وقت کی تعیین کیوں کی؟ اس کی وجہ بظاہر یہی نظر آتی ہے کہ اتنے قلیل دنوں میں مرزا صاحب کے قصیدہ کا ان علماء تک پہنچنا، پھر ان کا جوابی قصیدہ لکھنا، اس کا چھپنا، مشہر ہونا مشکل معاملہ تھا، مرزا صاحب نے سوچا ہوگا کہ اس طرح مجھے یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ میرا قصیدہ ناقابلِ تخریر ہے مگر: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جب مقابلہ کا چیلنج دیا تو بالآخر یہاں تک فرمایا کہ اس جیسی ایک سورت یعنی تین آیات ہی بنا لاؤ، لیکن مرزا صاحب پورے قصیدہ جتنا قصیدہ اور مضمون جتنا مضمون لکھنے کا چیلنج دے رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے نزدیک

اعجاز کا مدار معیار پر نہیں مقدار پر ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ بعض اوقات دو سطریں بلاغت میں پورے صفحہ پہ فائق ہوتی ہیں۔ اسی لیے قرآن کریم نے اپنی ہر تین آیات کو گویا شانِ اعجاز کا حامل قرار دیا مگر مرزا صاحب کے نزدیک اعجاز کا مقابلہ تب کامیاب سمجھا جائے گا جب مضمون اور قصیدہ کی ضخامت بھی اتنی ہی ہو جتنی مرزا صاحب کے مضمون اور قصیدہ کی ہے، رہی ان کے قصیدہ کی حالت اس کا نظاہر قارئین کرام اس مضمون کے دوسرے حصہ میں کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ

1 مرزا صاحب نے (ص: 38) پر اپنے مخاطبین کے لیے دس لغتیں تحریر کی ہیں، ہر لغت پوری لائن کو محیط ہے اور یوں اس صفحہ کا تقریباً تہائی حصہ لغتوں سے بھرا ہوا ہے۔
ایسی شانِ اعجاز کی توقع مرزا صاحب سے ہی ہو سکتی ہے:

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

2 مرزا صاحب (ص: 35) پہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ”میں اب تک عربی میں سترہ کے قریب بے مثل کتابیں شائع کر چکا ہوں جن کے مقابل میں اس دس برس کے عرصہ میں ایک کتاب بھی مخالفوں نے شائع نہیں کی“

”سترہ بے مثل کتابوں“ کا حال تو ان شاء اللہ ہم ایک الگ مضمون میں بیان کریں گے کہ مرزا صاحب کی عربی دانی کس درجے کی تھی، فنِ شعر پہ مہارت کا عالم کیا تھا، اور ان کتابوں کے دامن میں مالِ مسروقہ کی مقدار کتنی ہے، سر دست اتنا کافی ہے کہ جب مرزا صاحب نے یہ سطور لکھیں اس وقت سن 1902ء تھا، مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ گزشتہ دس سال میں ان کے مخالفین نے ان کے مقابلہ میں کوئی

۳- جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة، امام احمد رضا قادری

1317ھ/1899ء

۴- السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، امام احمد رضا قادری

1320ھ/1902ء

۵- الصارم الربانی علی اسراف القادیانی مولانا حامد

رضا خان قادری 1315ھ/1896ء

۶- مضمون مولانا محمد حسن فیضی، سراج الاخبار 9 مئی 1899ء

اس مضمون میں مولانا فیضی نے مرزا صاحب سے ملاقات کی تفصیل قلم بند کی ہے، یہ ملاقات سیالکوٹ میں ہوئی، مولانا فیضی نے اپنا لکھا ہوا ایک عربی قصیدہ مرزا کو دکھایا اور فرمایا کہ صرف مجھے پڑھ کر سنا دو، مرزا صاحب اسے کافی دیر دیکھتے رہے، اپنے ساتھیوں کو دکھایا، اور بالآخر کہا کہ آپ اس کا ترجمہ لکھ کر دیں، سمجھنا تو درکنار مرزا صاحب اپنے ساتھیوں سمیت اس کی عبارت بھی نہ پڑھ سکے۔ مولانا فیضی نے یہ تفصیل شائع کی، اور مرزا کو چیلنج کیا کہ وہ ان سے جہلم میں کسی بھی جگہ پہ مقابلہ کرے، لیکن مولانا کے حین حیات مرزا صاحب نے ان کا چیلنج قبول نہ کیا۔

۷- درۃ الدرائی علی ردۃ القادیانی، مولانا محمد حیدر اللہ خان درانی

1901ء

۸- ہدیۃ الرسول (فارسی)، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، 1899ء

۹- فتح رحمانی، مولانا غلام دستگیر قصوری، 1896ء

۱۰- الالہام الصحیح (عربی)، مولانا غلام رسول امرتسری، 1893ء

۱۱- کلمہ فضل رحمانی، مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی، 1896ء

یہ سب کتابیں وہ ہیں جو ان دس سالوں میں مرزا صاحب

کتاب نہیں لکھی، ہم درج ذیل میں ان کتابوں کی ایک نامکمل فہرست پیش کر رہے ہیں جو اس عرصہ میں (1892ء تا 1902ء) صرف اہل سنت کے علماء نے لکھیں اور شائع کیں:

۱- شمس الہدایہ فی اثبات المسیح، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، 1899ء

پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ نے اس کتاب میں حیات عیسیٰ علیہ السلام، مرزا کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت، دعویٰ ظلی و بروزی نبوت، دعویٰ منتقل نبوت جیسے موضوعات پر قلم اٹھایا اور مرزا کے دلائل کے نیچے ادھیڑ دیے، مگر مرزا صاحب سے کوئی جواب نہ بن آیا، جب ہر طرف سے مرزا صاحب کو جواب دینے کی فرمائشیں آنے لگیں تو مرزا صاحب نے پیر صاحب کو عربی تفسیر نویسی کا چیلنج کر دیا، اور پھر لاہور میں جو ہوا وہ ساری دنیا نے دیکھا اور تاریخ نے محفوظ کر لیا۔

۲- سیف چشتیائی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، 1902ء

15 دسمبر 1900ء کو مرزا صاحب نے اعجاز المسیح کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کی، اور اسے اپنی حقانیت کی آخری دلیل قرار دیا، دوسری طرف مولوی احسن امر و ہوی کو معاوضہ دے کر پیر صاحب کی کتاب ”شمس الہدایہ“ کا جواب لکھوایا جو ”شمس بازغہ“ کے نام سے شائع ہوا، پیر صاحب نے ان دونوں کے جواب میں ”سیف چشتیائی“ لکھی جو بقول علماء مرزا کے جھوٹے دعوؤں کے لیے ملک الموت ثابت ہوئی، پیر صاحب نے لکھا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کا فرمان ہے: حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام جب زمین پہ اتریں گے تو مدینہ منورہ حاضر ہو کر مجھے سلام کہیں گے اور میں سلام کا جواب دوں گا، میری پیشین گوئی یہ ہے کہ مرزا صاحب مدینہ منورہ میں داخل بھی نہیں ہوں گے، پھر وہی ہوا جو اللہ کے ایک مقرب بندے کی زبان سے نکلا تھا۔

کے رد میں، ان کے دعووں کی تردید میں لکھی گئیں اور برصغیر کے کونے کونے میں پہنچیں، یاد رہے یہ ایک نامکمل سی فہرست ہے، لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں میرے مخالفین نے میرے مقابلے میں کوئی کتاب نہیں لکھی، کیا مرزا صاحب اسی دروغ گوئی کو شانِ اعجازی قرار دے رہے ہیں؟ کیا قادیانی مذہب میں جھوٹ معیارِ فضیلت ہے؟

کے لیے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں، یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھا رہے ہیں، اور اس شعر سے یہ مفہوم نکال رہے ہیں کہ جب سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں تو حضرت عیسیٰ بھی فوت ہو چکے ہیں، سچ یہ ہے کہ جس شخص کو قرآن و حدیث میں تحریف کی کوشش کرنے کا مذموم چمکا چڑ چکا ہو اس کے لیے اشعار و قصائد میں تحریف کی کوشش کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

3 (ص: 18) پہ مرزا صاحب نے صحابی رسول سیدنا ابو ہریرہ کے متعلق ”جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا“ کے الفاظ لکھے ہیں، اسی صفحہ پہ ”ایک دو کم سمجھ صحابہ“ کے الفاظ بھی ہیں۔ کیا اس دریدہ دہنی کی بنیاد پہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین اس تحریر کو کلامِ معجز سمجھے ہوئے ہیں؟ قرآن کریم جن مقدس نفوس کی تعریفوں سے بھرا ہوا ہے، جس شخص کو ان کے لیے موزوں الفاظ استعمال کرنے کی بھی توفیق نہیں وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں؟

5 (ص: 19) پہ مرزا جی لکھتے ہیں: ”خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا یعنی چٹنے جاری تھے، بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے و آویسنا الی ربوۃ ذات قرار و معین“ اس کے بعد مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تو مسیح کو چشموں والی زمین میں پناہ دینے کی بات کرتا ہے اور تم اسے آسمانوں پہ بٹھاتے ہو، پھر لکھتے ہیں کہ نبی ہو کر بھلا حضرت عیسیٰ اتنی دیر آسمانوں پہ بے کار بیٹھے رہیں گے؟

4 (ص: 19) پہ مرزا صاحب نے حضرت حسان بن ثابت کے دو اشعار نقل کیے ہیں، ان میں سے دوسرے شعر: من شاء بعدک فلیمت / فلیک کنت انا ذر (کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ“

مرزا صاحب نے جس آیت کا حوالہ دیا یہ سورۃ المومنون کی آیت: 51 ہے، اس آیت میں ”صلیب کے بعد“ کے الفاظ کہاں ہیں؟ مرزا صاحب اور ان کے متبعین دکھائیں کہ کہاں اللہ جل شانہ نے یہ فرمایا کہ ہم نے صلیب سے اترنے کے بعد عیسیٰ اور اس کی ماں کو پناہ دی؟ آیہ مبارکہ میں صلیب کا نام و نشان تک نہیں، اس آیت کے تحت رازی، ابن کثیر، عز بن عبد السلام، بیضاوی وغیرہ مفسرین کو دیکھ لیجیے کسی نے صلیب کا ذکر نہیں کیا، رہا یہ معاملہ کہ چشموں والی سرسبز زمین سے کون سا خطہ مراد ہے تو تمام مفسرین اس سے مراد دمشق، رملہ یا بیت المقدس لیتے ہیں، اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ سب سے بہترین

اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ ”آپ کے وصال کے بعد اب جو بھی فوت ہو میرے لیے کچھ معنی نہیں رکھا کیونکہ آپ ہی تھے جن کے چلے جانے مجھے ڈر تھا“ قارئین کرام غور فرمائیں کہ اس شعر میں موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر تک نہیں، مگر مرزا صاحب کو چونکہ اندھیرے میں ہمیشہ دور کی سوچتی ہے اس لیے وہ یہ ثابت کرنے

قول یہی ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس ہے، مرزا صاحب کے بقول اس سے مراد کشمیر ہے، اور جناب عیسیٰ اپنی قوم کے گم شدہ قبائل کو ڈھونڈنے یہاں آگئے تھے، سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کی تو فرضی قبر بھی کشمیر میں مشہور کر دی، لیکن حضرت مریم کا مزار کہاں ہے؟ کیونکہ قرآن کریم میں تو دونوں کو پناہ دینے کا ذکر ہے؟ اگر حضرت عیسیٰ کی قبر بقول ان کے کشمیر میں ہے، اور حضرت مریم بھی ان کے ساتھ تھیں تو ان کا مزار کہاں ہے؟

رہا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ تم حضرت عیسیٰ کو آسمانوں پہ بٹھاتے ہو، یہ ان کے تغافل کا کرشمہ ہے، ہم کون ہوتے ہیں بٹھانے والے، خاتم الانبیاء ﷺ نے ان کا آسمانوں پہ اٹھایا جانا بیان فرمایا، جسے امت مسلمہ نے خلفاء عن سلف روایت کیا، مرزا صاحب کو یہ پریشانی بھی لاحق ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی ہو کر اتنا عرصہ آسمانوں پہ بے کار بیٹھے رہے؟ مرزا صاحب کے متبعین غور کریں کہ کیا آسمان پہ پہنچ کر عبادت و ریاضت ممنوع ہو جاتی ہے، قرب خداوندی کی منازل لا محدود ہیں اور انبیائے کرامؑ حیات برزخی میں ہوں یا آسمانوں پہ وہ ان منازل پہ گام زن رہتے ہیں، لہذا مرزا صاحب کو اس سلسلہ میں پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، آسمانوں پہ فرشتے جو عبادت ہو سکتے ہیں تو انبیائے کرامؑ کیوں نہیں؟ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر کے حوالے سے بھی مرزا صاحب کا راستہ چودہ صدیوں کے مفسرین اور تمام امت مسلمہ سے جدا ہے۔

اس مضمون میں مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰ کی شان میں انتہائی نازیبا الفاظ لکھے ہیں، چند الفاظ ملاحظہ ہوں:

”حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا، اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے

میں غلطی کھائی“ (ص: ۲۵)

”جس قدر حضرت عیسیٰ کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس

کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی“ (ص: ۲۵)

مرزا صاحب کی اخلاقی صورت حال یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کم فہمی، ذہول اور جہالت پہ پردہ ڈالنے کے لیے تمام انبیاء کی نبوت و رسالت کو ہی مشکوک قرار دے ڈالا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ وحی سمجھ نہیں آئی تو باقی انبیاء پہ کیا اعتبار رہ گیا، یوں مرزا صاحب نے پورے سلسلہ نبوت و رسالت کی صداقت اور اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کی ناپاک جہالت کی ہے جو ان کے کذاب ہونے کا واضح ”نشان“ ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ 11

کی طرح مباح جاننا، یہ سب وجوہ حربی کافر ہونے کی ہیں۔ خلاصہ: اس لئے قادیانی صرف زندیق ہونے کی وجہ سے مباح الدم ہی نہیں بلکہ استعماری و حربی ہونے کی وجہ سے بھی مباح الدم ہیں۔ اگر خلافت اسلامیہ ہو تو خلیفہ اس سزا کا نفاذ کرے گا۔ امید ہے علی حلقوں میں جیسے قادیانیوں کا زندیق ہونا مشہور ہوا ویسے ہی ان کا استعماری زندیق حربی کافر ہونا بھی جلد مشہور ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ!!

معذرت خواہ ہیں ہم!

ہمیں نہایت افسوس ہے کہ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل کے اس شمارے میں ہماری مجلس ادارت اور مشاورت کے انتہائی معزز اراکین میں سے مولانا سید اولاد رسول قدسی مصباحی، مولانا مبارک حسین مصباحی، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی، صادق علی زاہد، مفتی تصدق حسین اور سید منور علی شاہ بخاری قادری کی بھی گنج گراں قدر نگارشات اور شعراء کرام میں سے متین کاشمیری، عروس فاروقی اور ظفر برہانی کی پراثر منظومات شامل نہ ہو سکیں جس پر ان احباب سے ہم معذرت خواہ ہیں۔ ان شاء اللہ، یہ سب نگارشات اور منظومات آئینندہ قریبی شماروں میں شائع کرنے کی سعادت سے ضرور بہرہ ور ہوں گے۔ احتراماً سید صاحبین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل

اسلام اور قادیانیت کا تقابلی جائزہ

پروفیسر اسرار احمد
+923316132231

اصل روح کے مطابق ماننا تو دور کی بات اس کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔
مندرجہ ذیل عقائد جو کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی
روشنی میں اجماع امت کی دلیل ہیں۔ ایک عام ذی شعور شخص بھی
قادیانی مذہب کی خود ساختہ تشریح اور تاویل کو دیکھ کر با آسانی بتا سکتا
ہے کہ یہ سراسر غلط اور لغو ہیں۔ جو کہ اس کے مذہب کی بنیاد ہیں۔
قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں اجماع امت کے عقائد

1۔ دجال کا نابوگا

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،
أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَعْوُرُ
عَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنَةُ طَافِيَةٍ"۔ (بخاری، الفتن،
ذکر الدجال، رقم الحديث: 7123)

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دجال داہنی آنکھ سے کانا
ہوگا اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔“

مرزا قادیانی کی تاویل۔ دجال کا کوئی وجود نہیں بلکہ
عیسائی اقوام دجال ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 470-471)
دجال کانا ہونا کی تاویل ہے کہ پادریوں میں دینی عقل نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 369)

2۔ دجال زنجیروں میں جکڑا ہوگا

قادیانیت کا کل سرمایہ غلط بیانی اور فریب دہی ہے، مرزا
قادیانی اور اس کی ذریت کے قول و فعل کا جس پہلو سے بھی جائزہ لیا
جائے اس میں دجل و تلیس، دھوکہ اور فریب کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔
راست گوئی و حق گوئی ان کی مذہبی لغت سے خارج ہے۔ قادیانی
مذہب صرف اور صرف تاویل باطل پر ٹکا ہوا ہے۔ صحابہ اکرام رضی
اللہ عنہم کی وہ محنت جس سے دین محفوظ ہو کر ہم تک پہنچا اور تمام اولیاء
اکرام علما حق، فقہا، مجتہدین، آئمہ اکرام اور محدثین نے جس محنت سے
آقا و جہاں خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک لفظ محفوظ کر کے
ہم تک پہنچایا اس میں کسی شک اور شبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں۔ حد تو یہ
ہے کہ قادیانی لوگ کسی قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
سے کسی ایک چیز کو بھی حرف بہ حرف صحیح نہیں مانتے۔ بلکہ ہر چیز کو
”استعارہ کے رنگ میں“ اور ”مفہوم“ کیساتھ ”چونکہ چنانچہ“ کہہ کر اس
میں اس طرح کی غلط تاویل کرتے ہیں کہ اس میں سے مرزا کذاب
ساب کو بھاگنے کیلئے راہ فرار مل سکے۔ یہ لوگ قرآن کریم اور احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس تمام اضافے کو ہی حق سمجھتے ہیں جس سے یہ
مرزا قادیانی کو معاذ اللہ نبی ثابت کر سکیں۔ قادیانی حضرات کی احمقانہ،
اسلام دشمن اور قرآن دشمن تاویلیات کا کوئی شمار نہیں۔ لیکن کچھ
تاویلات اس عاجز نے ذیل میں درج کی ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں۔
ان میں وہ کیا کثرت باقی رہتی ہے جو یہ کہے کہ قادیانی دین اسلام کو اسکی

مرزا قادیانی کی تاویل۔ عیسائی قوم نے تنعم (یعنی اپنی آسودہ حالی) کے اسباب پیدا کر لیے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 369)

4۔ دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْكَفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَإِنَّ السَّكِينَةَ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَإِنَّ الرِّيَاءَ وَالْفَخْرَ فِي أَهْلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَأَهْلِ الْخَيْلِ وَيَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهَيْئَتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى إِذَا جَاءَ دُبُرُ أَحَدٍ تَلَقَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَضَرَبَتْ وَجْهَهُ قَبْلَ الشَّامِ هُنَالِكَ يُهْلِكُ هُنَالِكَ يُهْلِكُ.

(السلسلہ صحیحہ۔ رقم الحدیث: 1024)

ترجمہ۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح (دجال) مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینے کا رخ کرے گا۔ احد کے پیچھے پہنچ جائے گا تو فرشتے اس کے سامنے آجائیں گے اور اس کے چہرے کو شام کی طرف پھیر دیں گے۔ وہ ہلاک ہوگا۔ یہیں وہ ہلاک ہوگا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: "هَآؤِ الْفِتْنَةُ هَآؤِ هُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَآؤِ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ"۔ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفت ابلیس و جنوده، رقم

فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْتَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْبُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ۔۔۔" (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن۔ رقم الحدیث: 7386۔ حضرت تیم داری رضی اللہ عنہ کا قصہ)

ترجمہ۔ تیم نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی) دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں زانوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ عہد رسالت میں پادریوں کو رکاوٹیں پیش آئیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحات 362، 363، 471، 470)

3۔ دجال کیساتھ اس کی جنت و دوزخ ہوگی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حَذِيفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَتَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 4071)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ کا کانا، اور بہت بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہو گی، لیکن اس کی جہنم جنت اور اس کی جنت جہنم ہوگی۔

(الحديث: 3279)

ترجمہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ ہاں! فتنہ اسی طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلَّ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمًا بِيَدِهِ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، قَالَتْ: حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ. (سنن أبي داود۔ رقم الحديث 4326)

ترجمہ۔ پھر اس نے اپنے متعلق بتایا کہ میں مسیح دجال ہوں، اور قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شام کے سمندر میں ہے، یا یمن کے سمندر میں، (پھر آپ نے کہا:) نہیں، بلکہ مشرق کی سمت میں ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دو بار مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ فاطمہ کہتی ہیں: یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد کی ہے، اور راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ پادری ملک ہند یعنی مشرق میں ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ پادری ہی دجال ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362، 419)

5- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نبی اللہ حضرت عیسیٰ بی بیں جو حضور ﷺ سے پہلے تشریف لائے۔

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ

يُبَشِّرُكَ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ۔
ترجمہ۔ اور جب فرشتوں نے کہا، ”اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک فرمان کی خوش خبری دیتا ہے اُس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا، اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا۔ (سورۃ آل عمران۔ آیت 45)

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم۔ (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 47)
6- حضرت مریم علیہا السلام بنت عمران (والدہ ماجدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام)۔ بمطابق مندرجہ بالا آیت

مرزا قادیانی کی تاویل۔ خود مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ مریم ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 378، 379، 593) (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 47)

7- حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ شخصیات ہیں۔ بمطابق مندرجہ بالا آیت

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کو پہلے مریم کا رتبہ ملا پھر عیسیٰ کی روح پھونکی گئی۔ تب مریم سے عیسیٰ نکل آیا۔ جو کہ مرزا قادیانی تھا۔ اس لئے عیسیٰ ابن مریم میں یعنی مرزا ہوں۔ (رسالہ تعلیم المہدی صفحہ 20)

8- دجال کہ سواری اس کا گدھا ہوگا۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ الدَّجَالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْتَمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ» (مشکوٰۃ المصابيح - باب

مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لڈ (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُو حَاجِبِ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جَوَارِكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ، قُلْنَا: وَمَا لَبِثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشْهَرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، قَالَ: لَا أَقْدُرُ وَاللَّهُ قَدْرُهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابٍ لِدٍّ فَيَقْتُلُهُ - (سنن ابوداؤد: جلد سوم: رقم الحديث: 4321)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں موجود رہا تو تمہارے بجائے میں اس سے جھگڑوں گا، اور اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں نہیں رہا تو آدمی خود اس سے بچے گا، اور اللہ ہی ہر مسلمان کے لیے میرا خلیفہ ہے، پس تم میں سے جو اس کو پائے تو اس پر سورۃ الکہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کیونکہ یہ تمہیں اس کے فتنے سے بچائیں گی۔ ہم نے عرض کیا: وہ کتنے

العلامات بین یدی الساعة و ذکر الدجال۔ رقم الحديث: 5493)

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”دجال ایک نہایت سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا“، لم اجدہ، رواہ البیہقی فی البعث و النشور۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 493)

9- حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم دمشق کے سفید مشرقی مینار پر نازل ہوں گے۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةٍ مَكِينٍ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسُهُ قَطْرًا وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيُظْلَبُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابٍ لِدٍّ - (صحيح مسلم۔ رقم الحديث: 7373)

ترجمہ۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو معبوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دوزرد کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔ مرزا کی صحت اچھی نہیں۔
(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 143)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔ مرزا بیمار ہونے والا ہے۔
(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209)

مرزا قادیانی کی تاویل 3۔ مرزا دو بیماریوں میں مبتلا ہے
(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 55)

2۔ 1۔ مسیح ابن مریم دمشق میں اتریں
گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف
مرزا قادیانی کی تاویل۔ دمشق کا لفظ محظ استعارہ
ہے۔ قادیان ہی دمشق ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ
136-138)

13۔ عیسیٰ چالیس سال تک دنیا میں قیام فرمائیں
گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف
مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا نے چالیس سال کی عمر میں
مجددیت کا دعویٰ کیا (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 207)

14۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم خنزیر کو قتل کریں
گے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ،
أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ
ابْنُ مَرْيَمَ حَكِيمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ
الْخَنَزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا
يَقْبَلَ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنْ

دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس
دن تک، اس کا ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، اور ایک دن ایک
مہینہ کے، اور ایک دن ایک ہفتہ کے، اور باقی دن تمہارے اور
دنوں کی طرح ہوں گے۔ تو ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! جو دن ایک
سال کے برابر ہوگا، کیا اس میں ایک دن اور رات کی نماز ہمارے
لیے کافی ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تم اس دن
اندازہ کر لینا، اور اسی حساب سے نماز پڑھنا، پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے، اور اسے (یعنی
دجال کو) باب لد کے پاس پائیں گے اور وہیں اسے قتل کر دیں
گے۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کی رہائشی جگہ جو کہ قصبہ
قادیان کے مشرقی کنارہ پر ہے۔ اور قادیان ہی دمشق ہے۔ (روحانی
خزائن جلد 3 صفحہ 138-139)

10۔ عیسیٰ باب لد پر دجال کو قتل کریں گے۔۔ بمطابق
مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل۔ پہلے۔ باب لد بیت المقدس کے
دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔ (روحانی خزائن
جلد 3 صفحہ 209)

مرزا قادیانی کی تاویل۔ بعد میں۔ لد کے معنی جھگڑا لو ہے شخص ہے۔
اس سے مراد لاٹ پادری ہے جس کو مرزا اپنی عبارتوں سے ہلاک کر رہا
ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 492، 493)

11۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے دو زرد چادریں
پہن رکھی ہوں گی۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث
شریف

الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِن شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سُوْرَةُ النِّسَاءِ آيَةُ 159۔ (البخاری۔ باب نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ رقم الحديث: 3448)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیا و ما فیا» سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو «وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا» اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“

15۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم خنزیر کو قتل کریں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل۔ اسکی تاویل یہ کہ مرزا نے بے حیا لوگوں پر دلائل کا وار کیا اور اونٹنی کی سواری ختم ہو جائے گی۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 556، 555، 57، 146)

16۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کی سچائی کے دلائل اتنے

ہیں کہ گویا تذکرہ آسمان تک ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 37)

17۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم صلیب کو توڑ دیں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کے آنے سے صلیبی مذہب کا زوال شروع ہوا۔ اور اس کا مطلب صلیب کا بطلان اسکا جھوٹا ثابت ہونا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 57)

18۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم جزیہ کا حکم منسوخ کریں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل۔ دل کا جزیہ جھوٹ ہے، یہ دل کی سچائی کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 57)

19۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔ مرزا کا ہاتھ باطنی موکلوں کے سہارے ہے۔ نظر نہیں آسکتے۔ مرزا آیا تو ملائک بھی اپنا کام شروع کر دیا۔ جو پہلے زمین پر نہیں آتے تھے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔ اس کا مطلب ہے دو آدمی جو مرزا کے ساتھی رہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209)

مرزا قادیانی کی تاویل۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسرائیلیوں کے آخری نبی تھے۔ آخر میں آئے۔ (روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 186)

21۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ ایک عادل حاکم

کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا نے لوگوں کی غلطیاں ظاہر کر دیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 477-478)

22- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نبی ہی ہوں گے۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا امت محمدی میں پیدا ہو جس کو بعد میں نبوت سی گئی۔ جو منتقل نبی نہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7)

23- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ کو اللہ نے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔

وَقَوْلُهُمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۚ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (سورة النساء۔ آیات 157-156)

ترجمہ۔ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا درجہ بلند

کیا گیا وہ فوت ہو چکے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402، 291، 406)

24- حضرت عیسیٰ ابن مریم خاتم المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ، وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ، فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ غَرِيبٌ، هَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ، وَالْمَعْرُوفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيِّ (ترمذی، ابواب المناقب، رقم الحديث: 3617)

ترجمہ۔ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ عیسیٰ بن مریم انہیں کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ ابوقتیبہ کہتے ہیں کہ ابو مودود نے کہا: حجر مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کو رسول اللہ کا حقیقی قرب نصیب ہوا۔ اور وہ خواب میں دفن ہو چکا روضہ رسول ﷺ میں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 351-352)

25- امام مہدی کا نام میرے نام پر اور انکے والد کا نام میرے نام پر ہوگا۔

خزائن جلد 3 صفحہ 175)

26- مہدی علیہ السلام کی پیشانی روشن ہوگی۔

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَبَّارٍ بْنُ بَرِّيعٍ، حَدَّثَنَا
عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: الْمُهْدِيُّ مِثِّي أَجَلُ الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ
الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّتْ جُورًا وَظُلْمًا يَمْلَأُ
سَبْعَ سِنِينَ - (ابو داؤد، رقم الحديث: 4285)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری
اولاد میں سے کشادہ پیشانی، اونچی ناک والے ہوں گے، وہ روئے
زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر
دی گئی ہے، ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کی پیشانی میں نور رکھا گیا ہے
صدق کا۔ (کتاب البریہ صفحہ 167)

27- خدا نے مسلمانوں کو کفار کے مقابلے غزوہ بدر
کے میدان میں فتح دی۔ جو کہ 2 ہجری میں پیش
آیا۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ - (سورة آل
عمران۔ آیت 123)
ترجمہ۔ خدا نے تمہیں بدر کے میدان میں فتح دی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کے زمانے میں اسلام بدر
کامل ہو گیا۔ (روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 288)

28- قرب قیامت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عَنْ زُرِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ،
قَالَ: زَائِدَةٌ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ
اتَّفَقُوا: حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِثِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي
يُؤَاطِي أَسْمُهُ اسْمِي وَأَسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي
حَدِيثٍ فِظْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّتْ
ظُلْمًا وَجُورًا، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ سُفْيَانُ: لَا تَذْهَبُ أَوْ
لَا تَنْقُضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلَأَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
بَيْتِي يُؤَاطِي أَسْمُهُ اسْمِي، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَفْظُ عَمْرٍ،
وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ - (سنن ابو داؤد، رقم
الحديث: 4282)

ترجمہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک
دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ
اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا
برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے
والد کے نام پر ہوگا، وہ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ
وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے۔ سفیان کی روایت میں ہے: دنیا نہیں
جائے گی یا ختم نہیں ہوگی تا آنکہ عربوں کا مالک ایک ایسا شخص ہو
جائے جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا اس کا نام میرے نام کے
موافق ہوگا

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔ مرزا امت محمدی میں پیدا ہوا۔
(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔ مرزا مثیل مصطفیٰ۔ (روحانی

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ لَمْ يَنْفَعِ نَفْسًا إِيْمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا - (سنن ابن ماجه - رقم الحديث 4070)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغرب (یعنی سورج کے ڈوبنے کی سمت) میں ایک کھلا دروازہ ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے، یہ دروازہ توبہ کے لیے ہمیشہ کھلا رہے گا، جب تک سورج ادھر سے نہ نکلے، اور جب سورج ادھر سے نکلے گا تو اس وقت کسی شخص کا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان لا کر کوئی نیکی نہ نمائی ہو، اس کا ایمان لانا کسی کام نہ آئے گا۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ لوگ توبہ نہیں کریں گے۔ توبہ چھوڑ دیں گے۔ (رومانی خزائن جلد 3 صفحہ 377-378)

29- قرب قیامت کو آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ

آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ" (صحیح البخاری - رقم الحديث: 4635)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوئے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو۔

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔ مغربی ممالک اہل یورپ اور امریکہ کا اہل اسلام میں حصہ ہے۔ (رومانی خزائن جلد 3 صفحہ 14)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔ مرزائی تبلیغ کیلے یورپ گئے۔ (رومانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-377)

30- حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْبَاءَ الرَّحِيطِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (جامع الترمذی۔ کتاب الفتن عن رسول الله ﷺ - رقم الحديث: 2219)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے

مشرکین سے مل جائیں، اور بتوں کی پرستش کریں، اور میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا“

مرزا قادیانی کی تاویل 1- آپ کی پیروی کمالات بنوت بخشتی ہے جس سے نکل اور بروز پیدا ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی نکل الوہیت ہونے کی وجہ سے مرتبہ الہیہ سے اس کو ایسی مشابہت ہے جیسے آئینہ کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے۔ اور امہات صفات الہیہ یعنی حیات علم ارادہ قدرت سمع بصر کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم اور اکمل طور پر اس (آنحضرت ﷺ) میں انعکاس پذیر ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 224)

مرزا قادیانی کی تاویل 2- مجھے نبی بنایا گیا۔ خدا کی طرف سے میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

31- اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ میں حضرت محمد ﷺ کو کوثر عطا کیا گیا۔

(اے نبی) ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا۔ (سورۃ الکوثر۔ القرآن)

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کے زمانے میں دینی برکات کے چٹھے جاری ہوئے۔ (ایک غلطی کا زوالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 216)

یاجوج ماجوج قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أُسَيْدٍ قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطْلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالشَّرْقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالْدُّخَانُ وَالْجَالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَكَأُ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُرُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔ (صحیح مسلم۔ رقم الحديث: 7286)

ترجمہ۔ حضرت ابو سرحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے میں تھے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیچے کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: ”تم کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟“ ہم نے عرض کی قیامت کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک دس نشانیاں ظاہر نہیں ہوں گی، قیامت نہیں آئے گی: مشرق میں زمین کا دھنسا، مغرب میں زمین کا دھنسا اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسا، دھواں، دجال، زمین کا چوپایہ، یاجوج ماجوج، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور ایک آگ جو عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکے گی۔“ شعبہ نے کہا: عبد العزیز

فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَالٌ، يُسْتَفْتُونَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ. فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ. (معجم الكبير - رقم الحديث: 8698)

ترجمہ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ علم (قرآن) کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ بلکہ وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات (فتوے طلب) کیے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

مرزا قادیانی کی تاویل - مرزا کی موجودگی میں قرآن خوانی کا مسلمانوں کے دل پر اثر نہیں ہوتا تھا۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142)

35- حارث کا ظاہر ہونا اور امیر جنگجو بننا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَبَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخَلْقِ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا - (سنن أبي داود - كتاب المهدي - رقم الحديث: 4290)

ترجمہ - علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی

بن رفیع نے مجھے بھی ابولطفیل سے اور انھوں نے ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا (موقوف حدیث بیان کی) اور (مجھے حدیث سنانے والے فرات اور عبدالعزیز) دونوں میں سے ایک نے دسویں (نشانی) کے بارے میں کہا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول اور دوسرے نے کہا: ایک ہوا (آندھی) ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔

مرزا قادیانی کی تاویل - انگریز اور روس۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373-369)

32- دابۃ الارض (نشانی قیامت) قیامت کے نزدیک ایک جانور نمودار ہوگا۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل 1 - علمائے اسلام برے جانور ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 594)

مرزا قادیانی کی تاویل 2 - طاعون کا کیڑا۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 370-396)

33- ادخان (نشانی قیامت)۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف

مرزا قادیانی کی تاویل قحط عظیم پیشینگوئی جو آج تک پوری نہ ہوئی۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-375)

34- قیامت کے قریب قرآن آسمان پر اٹھالیا جاوے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أُعْطَاهُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ.

(اقتباس کتاب نمبر 1)

مصنف
علامہ سجاد علی فیضی

سورہ کوثر اور ردِ مرزائیت

سکتے ہو۔

کاشف صاحب کہنے لگے کہ یہ کام بہت اہم ہے اور فوراً کرنا چاہئے۔ اس لئے آپ یہ ذمہ داری لیں۔
یہ اور اس جیسے دیگر کئی اسباب تھے جنہوں نے مجھ فقیر بے مایہ کے دل میں نہ تھمنے والی ایک تحریک پیدا کر دی۔ پھر رب تعالیٰ سے اس پاک مشن کے لئے توفیق رفیق چاہی اور اپنے آقا و مولا تاجدار ختم نبوت ﷺ سے اس کی تسہیل و تکمیل اور شرح صدر کھلنے استغاثہ کیا۔

اور اس بابت مرزائیوں کے پیش کردہ دلائل کو یکجا کر کے جب انفرادی طور پر ان میں سے ہر دلیل کے جوابات لکھا جانے لگا تو وہ تقریباً ۱۵۰۰ تک پہنچ گئے اور مسودہ بھی کئی جلدوں کو محیط ہو گیا۔

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

خصوصی التماس:

یہ مقالہ (سورہ کوثر اور ردِ مرزائیت) جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جو بعض مخلص احباب کے بالکل ارحکم سے شائع کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت فقیر حقیر کی اس ادنیٰ کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے میرے اور میرے جملہ مجاہدین و معاونین کی بے حساب مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ الہی الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

ختم نبوت کا ادنیٰ خادم

ابوسعید سجاد علی فیضی

۲۰۱۹ء - ۲۰۲۰ء - ۱۳۴۰ھ - ۱۴۴۱ھ

احوال واقعی

استاذی مکرم، سلطان الادب، جامع المعقول والمنقول علامہ غلام نصیر الدین چشتی صاحب زید شرفہ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور نے (آپ کی زیارت و ملاقات کے وقت) کئی بار فقیر کو ترغیباً ارشاد فرمایا کہ ”مرزائیوں کی کتاب احمدیہ پاکٹ بک کا جواب لکھیں۔“ (کیونکہ وہ حضرات اس کتاب کو بڑا مدلل اور اپنے مذہب کا انسائیکلو پیڈیا سمجھتے ہیں)

پھر

رمضان شریف ۲۰۱۸ء میں راقم نے ۹۲ ٹی وی چینل کے پروگرام نور قرآن میں عقیدہ ختم نبوت پر بالذات تفصیلی گفتگو کی۔ جس کے بعد پروگرام کے اینکر جناب ڈاکٹر مجاہد احمد صاحب نے مجھے ایک تحریر وائس ایپ کی جس میں مرزائیوں کی طرف سے اجراءے نبوت (یعنی نبی کریم ﷺ کے بعد بھی نبوت جاری ہے، نعوذ باللہ) کے دلائل تھے۔

ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ ان کا جواب مانگا گیا ہے۔ بحمد اللہ راقم نے ان کا جواب دیا۔
یونہی:

ایک علمی نشست میں بیٹھے ہوئے مناظر اسلام علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب (حال مقیم ستیانہ بنگلہ فیصل آباد پاکستان) فرمانے لگے کہ مرزائی حضرات کہتے ہیں کہ تم لوگ اپنی تحریروں اور تقریروں میں صرف اور صرف ہمیں گالیاں دیتے ہو۔ اجراءے نبوت پر پیش کئے گئے ہمارے سینکڑوں دلائل کا جواب نہیں دیتے، نہ ہی دے

تاریخ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ

مقصود احمد اصلاحی

گذشتہ سے پیوستہ



باب: اوّل

مسئلہ ختم نبوت اور ردِ مزائیت

قرآن پاک اور صحاح ستہ

(احادیث مبارکہ) کی روشنی میں

ختم نبوت کے معنی و مفہوم

خَاتَمُ (عربی لفظ - صفت) ختم کر نیوالا، اخیر یا انجام کو پہنچانے

والا، مہر لگانا

ختم (عربی): انجام و انتہا

نبوت: (عربی - اسم) پیغمبری، منصب رسالت

مفہوم یہ ہوا: خاتم الانبیاء، خاتم المرسلین، خاتم النبیین، آخری نبی، پیغمبر،

رسول حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارکہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ

السلام سے نبوت و رسالت کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا۔ وہ حضرت محمد

ﷺ پر ختم فرمادیا ہے۔ اب قیامت تک اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مسئلہ ختم نبوت اور ردِ مزائیت قرآن پاک کی روشنی میں

خداوند جہاں کا جب تک قرآن باقی ہے

نبی ہیں آخری احمد یہی اعلان باقی ہے

رسول پاک میں ختم الرسل مولاے گل ساجد

ہر اک مومن کے دل میں نقش یہ فرمان باقی ہے

قارئین کرام! آئیں قرآن پاک کی مدد لیتے ہیں تاکہ
ہر غاص و عام کو مسئلہ ختم نبوت کی سمجھ آ سکے۔

حضور ﷺ والہ وسلم آخری نبی ہیں

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ

اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

ترجمہ: ”محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے

رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔“

(پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

تین صاحبزادے، حضرت قاسم، عبد اللہ اور ابراہیم حضور

ﷺ کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے۔

انہوں نے بچپن میں ہی وفات پائی۔ آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہو

گئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ حتیٰ کہ جب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں

مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ یہ عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر

حکم کریں گے کہ آپ کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے

حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا قطعی ہے۔

(غزوان العرفان فی تفسیر القرآن ص ۷۲)

حضور ﷺ والہ وسلم سارے جہان کے لیے نبی ہیں

تبصرہ:- مفہوم یہ ہوا کہ آپ ﷺ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں اور یہ مسئلہ ختم نبوت کو سمجھنے کیلئے ایک بہترین مثال ہے۔ جو حضور نبی کریم ﷺ نے خود بیان فرمادی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی کوئی نبی یا رسول نہ تھا اور حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی، کوئی رسول نہ آئے گا۔ ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی شریعت میں ہونگے۔

محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم نبوت کے، رسالت کے
کیے اعلان خود اللہ نے ختم نبوت کے
نبوت مصطفیٰ ﷺ کے بعد جو ساجد روا سمجھے
وہ ہے مردود وہ نہ پاس بھی پھٹکے گا جنت

کے
تیسری حدیث مبارک:- ”تیس کے قریب کذاب و دجال آئیں گے“
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبُعَتْ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ
قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ
ترجمہ:- ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس
کے قریب کذاب و دجال نہیں آئیں گے۔ ہر ایک ان میں سے گمان
کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

(ترمذی شریف جلد ۲ حدیث ۲۱۴۴ ص ۱۵۴ باب کتاب
الفتن (ماباء لاقوم الساعة حتى يخرج كذّابون)
چوتھی حدیث مبارک:- ”میرے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی“

ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے
میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ
دی۔ لوگ اس کے گرد گھومتے تھے اور تعجب سے کہنے لگے بھلا یہ
اینٹ کیوں نہ لگی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا! میں ہی وہ اینٹ ہوں
اور خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۳۵۳۵ ص ۳۶۶ باب کتاب المناقب
(باب خاتم النبیین ﷺ)

صحیح مسلم جلد سوم حدیث ۴۲۸۹ ص ۲۸۸ باب کتاب
الفضائل (باب ذکر خاتم النبیین ﷺ)

دوسری حدیث مبارک:- ”انبیاء کی آمد کو ختم کر دیا“
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ
كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ
فَجَعَلَ النَّاسُ يُدْخِلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا
وَيَقُولُونَ لَوْ لَمْ مَوْضِعُ اللَّبْنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَوْضِعُ اللَّبْنَةِ جِئْتُ فَخْتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ

ترجمہ:- ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ
نے فرمایا میری مثال اور سابقہ انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے
جس نے ایک گھر بنایا اسے مکمل اور کامل بنایا۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ
خالی رہ گئی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور اس کو دیکھ کر خوش
ہوتے اور کہتے ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ آیا اور میں نے انبیاء کی آمد کو ختم کر دیا۔“
(صحیح مسلم جلد سوم حدیث ۴۲۹۰ ص ۲۸۸ باب کتاب الفضائل (باب
ذکر کوثر نبی ﷺ خاتم النبیین)

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

ترجمہ: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا، اور تم پر
اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔“

(پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳ ترجمہ: کنز الایمان)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔“

(پارہ نمبر ۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷ ترجمہ: کنز الایمان)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین
کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، پڑے بڑا
مانیں مشرک۔“

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الصف آیت ۹ ترجمہ: کنز الایمان)

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي
وَيُمِيتُ فَأَمَّا مَنُوءَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْ
مِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱)

ترجمہ: ”تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول
ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اس کو ہے اس کے سوا کوئی
معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے
پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے

میں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔“

(پارہ نمبر ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۸ ترجمہ: کنز الایمان)

لِيَكُونَ لِّلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

ترجمہ: ”جو سارے جہان کو ڈرسانے والا ہو۔“

(پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت ۱ ترجمہ: کنز الایمان)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: ”اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو
تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈرسانا لیکن بہت
لوگ نہیں جانتے۔“

(ترجمہ: پارہ ۲۲ سورۃ سبا آیت ۲۸ کنز الایمان)

مسئلہ ختم نبوت اور رد مرزائیت

صحاح ستہ (احادیث مبارکہ) کی روشنی میں

پہلی حدیث مبارکہ: ”نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ كِبْنَةٍ مِنْ
زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ
وَيَقُولُونَ هَلَاؤَ ضَعُتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبْنَةُ
وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک نبوت اور رسالت منقطع ہوگئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

(ترمذی شریف جلد دوم حدیث ۲۱۹۸ ص ۱۸۱ باب کتاب الرؤیا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَتْ النُّبُوَّةُ وَلَقِيَتْ الْمُبَشِّرَ (خوابوں کا بیان) پانچویں حدیث مبارک:- ”میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں“

حضرت ابو حزم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پانچ سال شاگردی کی اور ابو حزم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُؤُ سُهُمُ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا أَفَبَاتَا مُرْتَا قَالَ فَوَا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْا أَعْطَوْا هُمْ حَقَّهُمْ فَانَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرَوْا عَنْهُمْ

ترجمہ:- ”پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن یاد رکھو کہ میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور اکثریت سے ہوں گے، لوگ عرض گزار ہوئے: آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کیے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ

تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۳۴۵۵ ص ۳۴۰ باب کتاب احادیث)

(الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

چھٹی حدیث مبارک:- ”میں محمد، احمد، ماجی اور عاقب ہوں“

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يُنْحَوِ اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ

ترجمہ:- ”حضرت جبریل بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں، میں محمد و احمد ہوں اور میں ماجی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا؟ اور میں عاقب (یعنی آخری نبی) ہوں۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۳۵۳۲ ص ۳۶۶ باب کتاب المناقب/ باب ماجاء فی اسماء رسول ﷺ، صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۴۸۹۶ ص ۹۸۹ باب کتاب التفسیر/ سورہ الصف باب مِنْ مَّر بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ)، ترمذی شریف جلد دوم حدیث ۷۷۶۶ ص ۴۲۲ باب ماجاء فی أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ)

میرے آقا محمد ہیں وہ احمد ہیں وہ ماجی ہیں

وہی حاشر ہیں وہ عاقب ہیں ساجد رب کے ماجی ہیں

ختم نبوت کے تحفظ میں پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کا نمایاں کردار

سید صاحبزادہ شاہ بخاری
رحمۃ اللہ علیہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قسام ازل نے اس کے ردِ تبلیغ کے لئے آپ کو خصوصی طور پر اس کے سامنے لایا تھا۔ آپ نے اس فتنہ قادیانیت کا ایسا علمی و عملی تعاقب فرمایا کہ جس کی مثال ملنا محال ہے۔ 1307ھ/1890ء میں آپ نے حرمین شریفین کا سفر کیا، حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور جب آپ نے حجاز مقدس ہی میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

”پنجاب میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا جس کا سد باب صرف آپ کی ذات سے متعلق ہے۔ اگر اس وقت آپ محض اپنے گھر میں خاموش ہی بیٹھے رہے تو بھی علماء عصر کے عقائد محفوظ رہیں گے اور وہ فتنہ زور نہ پکڑ سکے گا۔“

اسی طرح پیغمبرِ آخر الزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی آپ کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے تاکید فرمائی۔ اس سلسلے میں کئی بشارات ہیں موضوع کی مناسبت سے یہاں ایک بشارت قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔ ملفوظات مہرہ میں قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یوں لکھا ہوا ہے:

”عالم رویا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص میری

برصغیر پاک و ہند کے علماء و مشائخ میں قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1356ھ/1937ء) کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپ گلستانِ سادات کے ایک ایسے مہکتے ہوئے پھول ہیں جن کی علمی و روحانی خوشبو سے ایک جہان معطر ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت سید نذر دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا احمد علی سہارنپوری اور مولانا محمد شفیع (جھوٹی۔ انک) رحمۃ اللہ علیہم کے نام نمایاں ہیں۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ دنیائے تصوف کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ آپ ایک مرد کامل، عالم فاضل، فقیہ اور قادر الکلام شاعر کے وصف سے متصف ہیں۔ آپ وحدت الوجود پر ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں آپ کی تمام علمی و روحانی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا البتہ برصغیر میں جب خطہ قادیان سے ایک ایسا شیطان سامنے آیا جس نے انبیاء و اولیاء صحابہ و اہل بیت کی شان اقدس میں نہایت نازیبا کلمات کتابوں میں باضابطہ لکھ کر شائع کئے۔ کبھی مجدد بنا کبھی مہدی موعود کا دعویٰ کیا اور بالآخر اس غیث نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اگرچہ برصغیر کے علماء و مشائخ کی کثیر تعداد نے اس کا ہر طرح تعاقب کیا لیکن

مرزا آنجہانی کے اٹھائے گئے سوالات کا ایسا مسکت جواب دیا کہ قادیانیت کے ایوان لرز کر رہ گئے۔ 1319ھ/1902ء میں آپ کے قلم فیض رقم سے فتنہ قادیانیت کے رد میں تیسری کتاب ”سیف چشتیائی“ منصہ شہود پر آئی جس میں مرزا آنجہانی کی کتاب ”عجاز المسیح“ اور اس کے حمایتی مولوی احسن امروہی کی ”شمس بازغہ“ کا ایسا ردِ بلیغ فرمایا کہ ان دونوں کتابوں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ آپ کی اس کتاب کو رد قادیانیت میں شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔

اسی طرح آپ کے چند فتاویٰ کو ”فتاویٰ مہریہ“ کے نام سے شائع کیا گیا ہے ان میں بھی ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں کئی فتاویٰ موجود ہیں۔ یہ تو تھیں قادیانیت کے رد میں آپ کی قلمی معرکہ آرائیوں کی ایک جھلک۔ اب عملی طور پر مرزا آنجہانی سے پنجہ آزمائی کا ایک منظر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ 20 جولائی 1900ء کو مرزا آنجہانی نے ایک اشتہار عام کے ذریعے قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کا مقابلہ کرنے کے لئے لکارا۔ اس نے شرائط بھی خود طے کیں۔ جوں ہی یہ اشتہار گولڑا شریف پہنچا۔ آپ نے اسی دن اخبار چودھویں صدی میں جوابی اشتہار شائع کروایا اور مرزا کی تمام شرائط کے ساتھ اس کا چیلنج قبول فرما لیا اور مناظرے کے لئے 25 اگست 1900ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ آپ پچاس علمائے کرام کی جماعت کے ساتھ لاہور پہنچ گئے۔ دو روز دیک سے عقیدہ ختم نبوت کے سینکڑوں محافلین علماء و مشائخ اور ہزاروں مجاہدین ختم نبوت جوق در جوق لاہور پہنچ گئے۔ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ برکت علی۔ ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں قیام فرمایا۔ مرزا کا انتظار کیا تا کہ وہ آئے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی

احادیث کو تاویل کی مقرض سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔“ یہ وہ حقیقی پس منظر ہے جس کی بنا پر آپ نے ساری زندگی مرزا قادیانی آنجہانی کی جھوٹی نبوت کا ردِ بلیغ جاری و ساری رکھا۔ 1317ھ/1899ء میں آپ نے مرزا آنجہانی کی مشہور کتاب ”ایام الصلح“ اور دیگر رسائل کے رد میں قلم اٹھایا اور فارسی زبان میں ”ہدیۃ الرسول“ جیسا عظیم شاہکار سامنے آیا۔ مرزا آنجہانی نے چونکہ ”ایام الصلح“ کو کابل وغیرہ کے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لئے فارسی زبان کا سہارا لیا تھا اسی لئے اس کا موثر رد فارسی زبان ہی میں ممکن تھا۔ مقام افسوس ہے کہ قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی رد قادیانیت میں اولین تصنیف پچانوے (95) سال بعد 1415ھ/1994ء میں شائع ہو کر سامنے آئی۔ بعد میں مولانا سید عزیز الرحمن شاہ گردیزی صاحب زید مجدہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور اس کی تخریج و حواشی لکھ کر شائع کروایا۔ اللھم زد فزد

قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے رد قادیانیت میں اپنی اس اولین تصنیف میں طریقہ تحریر یہ اختیار فرمایا کہ پہلے لفظ ”قال“۔ ”یعنی اس نے کہا“ لکھ کر مرزا قادیانی کی کتب سے اقتباس پیش فرماتے ہیں اور پھر لفظ ”اقول“ ”یعنی“ میں کہتا ہوں“ لکھ کر اس کے قول کا رد فرماتے ہیں۔ واللہ! کیسا حسین طریق کار ہے۔ قاری کے سامنے دونوں نقطہ نظر آجاتے ہیں اور پھر اسے حق و باطل میں فرق کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ 1317ھ/1899ء میں آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کے رد میں دوسری کتاب ”شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح“ لکھی جس میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارے میں

ہو جائے۔ مگر مرزا قادیانی کو قادیان ہی سے باہر آنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ 25 اگست کا دن گزر گیا۔ 26 اگست بھی چلا گیا لیکن مرزا نہ آیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مرزا نے جس طرح بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ چیلنج کیا تھا وہ مرد میدان بننا اور آپ کے سامنے آنا لیکن منظر عام سے ایسا غیب ہوا جس طرح گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں۔

قادیانیت ذریت اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مرزا آنجہانی کو لاہور لانے میں بری طرح ناکام ہو گئی۔ یوں فتنہ قادیانیت کو شکست فاش ہوئی اور عالم اسلام کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ الحمد للہ

اسی دوران قادیانی جماعت کے ایک وفد نے قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی کہ آپ مرزا صاحب کے ساتھ مبالغہ کریں یعنی ایک اندھے اور اپاہج شخص کے حق میں مرزا صاحب دعا کریں اور اسی طرح آپ بھی اندھے اور اپاہج کے حق میں دعا کریں، جس کی دعا سے اندھا اور اپاہج شفا یاب ہو جائے اسی کو برحق مان لیا جائے۔ اس پر قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا کہ مرزا صاحب سے کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں، میں حاضر ہوں۔ تفسیر نویسی کے معاملے میں بھی آپ نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ ہاتھ میں قلم پکڑ کر تفسیر لکھنا تو عام سی بات ہے ہمارے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اس وقت بھی ایسے خادم دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود تفسیر قرآن لکھنے لگے۔ سبحان اللہ

المختصر 27 / اگست 1900ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں فتح مبین کے طور پر علماء و مشائخ کا عظیم الشان اجتماع ہوا اور آخر میں آپ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ

علیہ کا حلقہ ارادت بہت وسیع و عریض تھا۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ، اور مریدین عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ہمیشہ نمایاں طور پر سامنے رہے۔ ان سب کی خدمات بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ کے اکلوتے صاحب زادے اور جانشین حضرت علامہ پیر سید غلام محمد الدین گیلانی المعروف قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1394ھ / 1974ء) نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی تردید میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ راقم نے ایک الگ مقالے میں ان کی خدمات کا ایک طائرانہ جائزہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ان خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کو ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین

دعا گو و دعا جو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ "خليفة مجاز بريلى شريف" سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل، سرپرست اعلیٰ "ہماری آواز" مدیر اعلیٰ "الحقیقہ" ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (24 / جولائی 2020ء بروز جمعہ المبارک بوقت 12:13 دن)

قادیانیت سوز، ماہ نامہ ”الخاتم“ ایک تاثراتی جائزہ

از ہر القادری انڈیا

جامعہ اہل سنت امداد العلوم ممبئی کھنڈسری سہارن پور (ی۔ پی)

شناسا

کیا ہے۔ گویا موصوف نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ مزید بلب کشائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگی۔

ناپاسی ہوگی اگر اس موقع پر مجاہد دور ال، محافظ ناموس ختم نبوت، گرامی منزلت مفتی سید مبشر رضا قادری مدظلہ علینا (مدیر اعلیٰ، ماہ نامہ ”الخاتم“) کی بارگاہ عالیہ میں گل ہائے تشکر پیش کیا جائے! یقیناً موصوف نے اس ضروری بہت کو محسوس کر ماہ نامہ ”الخاتم“ کے دلائل و براہین کی چنگاریوں کے ذریعہ خرمن قادیانیت کو خاکستر کرنے کے لیے جہاد بالقلم کافر یضہ انجام دیا ہے۔ اس کے لیے حضرت والا بے شمار مبارک بادیوں کے مستحق ہیں اور عقائد و معمولات اہل سنت و جماعت کے وہ محافظین بھی قابل ستائش ہیں جنہوں نے حضرت سرپرست اعلیٰ اور مدیر اعلیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محافظین ناموس رسالت کی فہرست میں اپنا نام درج کرایا۔ زندگی نے وفا کیا اور احباب کی دعائیں شامل حال رہیں تو یہ ناپچر بھی کسی قریبی شمارے میں موضوع سے متعلق کوئی اپنی سی کوشش حاضر کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!۔ ارکان اور ذمہ داران کی جانب سے مجلس ادارت میں شمولیت، ناپچر کے لیے باعث صداقت ہے۔

بیش دریا تحفہ آورد دم صدف

گر قبول افتد زہے عرو شرف

۱۹ ذی قعدہ ۱۴۴۱ھ ۱۱ جولائی ۲۰۲۰ء

محتاج دعا از ہر القادری (انڈیا)

مملکت خداداد کے معروف شہر گوجرانوالہ کے افق سے طلوع ہونے والا علمی و تحقیقی سورج بہ صورت ماہ نامہ ”الخاتم“ (جولائی ۲۰۲۰ء) مطالعہ کی میز پر ہے۔ بلاشبہ میری اپنی محدود معلومات کے مطابق پاک و ہند میں یہ اپنی نوعیت کا واحد اور منفرد المثل رسالہ ہے، اس کے مشمولات رسالے کے نام کے عین مطابق ہیں۔ حالات حاضرہ کے تناظر میں عموماً پوری دنیاے سنیت خصوصاً پاکستان کے ہر شہر کے افق سے اسی طرح کا آفتاب نکلنا چاہیے۔ بفضلہ تعالیٰ! گوجرانوالہ اس ضمن میں پیش پیش رہا اور ہے بھی۔ الحمد للہ علیٰ منہ و کرمہ!

میرادعویٰ ہے کہ ”اس کے مشمولات رسالے کے نام کے عین مطابق ہیں! جی! ورق گردانی کرتے ہوئے عناوین کے تحت ارباب علم و دانش اور اصحاب لوح و قلم کی نگارشات کا مطالعہ کرتے جائیں آپ کو میرے دعویٰ کی فقط دلیل ہی نہیں بلکہ دلیلیں نظر آئیں گی۔ دیدہ اعتبار ہو تو درج ذیل چند سطریں (بہ طور: ”اشاریہ“) ملاحظہ فرمائیں اور محققین کی تحقیقات اتیقہ سے لطف اندوز ہوں!

پیر کامل، محسن گرامی، الشاہ سید صابر حسین شاہ بخاری اہل اللہ عمرہ، نے ادارہ کو مختصر مگر جامع رکھا۔ کہتے ہیں ”اداریہ! رسالے کی جان ہوتا ہے“ بلاشبہ موصوف نے ایک صفحہ کی اپنی اس ادارتی تحریر میں ”عقیدہ ختم نبوت“ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے اس کے تاریخی پس منظر کو خوب خوب اجاگر کیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مقالات و مضامین کی مختصر جھلکیاں دکھاتے ہوئے تمام محققین کے زاویہ نظر کو بھی سپرد قلم

عید الاضحیٰ، قربانی اور مبارک بادی

دعا گو و دعا جو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ الخاتم انٹرنیشنل

پہلے والی روحانی و وجدانی کیفیات نہ رہیں۔ وہ نظم و نسق اور شریعت کی پابندی نظر نہیں آتی جو کبھی ہماری محافل و تقریبات کی پہچان ہوتی تھی۔ ہمارا معاشرہ بے راہ روی فحاشی و عریانی کی علامت بن چکا ہے۔ حقوق اللہ سے غفلت اور حقوق العباد سے روگردانی ہمارا معمول بن چکا ہے۔ تصنع و بناوٹ اور دکھاو اور ریاکاری سے ہماری کوئی نیکی محفوظ نہیں رہتی۔ ہمارے نامور اہل علم و قلم اٹھتے جا رہے ہیں۔ روشنی مدھم ہوتی جا رہی ہے۔ ہر طرف تاریکی چھائی جا رہی ہے۔ ان نازک ترین حالات میں ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر ”عید الاضحیٰ“ آئی ہے۔ معمار کعبہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کا اعادہ کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں صرف جانوروں ہی کی قربانی نہیں بلکہ اپنی جان، اولاد، مال بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کریں۔ بلکہ اپنی انا میں کی بھی ہمیشہ کے لیے قربانی دیں۔ دلوں سے بغض و عناد اور حسد و کینہ نکال کر ایک دوسرے سے معاف و مصافحہ کریں اور ”عید مبارک! کہیں۔ ہمیں حقیقی خوشی اسی وقت حاصل ہوگی جب ہم اپنے پیارے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں فنا ہو جائیں اور ہمارا خاتمہ بالآخر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ایسی حقیقی خوشی عطا فرمائے جو ہمارے لئے واقعی ”عید سعید“ ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اسحابہ و ازواجہ و ذریئہ و اولیاء امتہ و علما ملتہ اجمعین۔

آج عید الاضحیٰ ہے، مسلمانان عالم نماز عید الاضحیٰ پڑھ کر ایک دوسرے سے معاف اور مصافحہ کر کے مبارک باد دیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانوروں کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ فقیر اپنے تمام حلقہ احباب کی خدمت میں عید الاضحیٰ کی مبارک باد پیش کرتا ہے۔ یقیناً عاشری خوشی اور مبارک بادی ہے۔ آج تمام عالم اسلام کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ ہمارے کئی مسلمان مظلومیت کا شکار ہیں۔ وہ بے سروسامانی کے عالم میں بھی ظالموں کے خلاف برسر پیکار ہیں، اللہ تعالیٰ کی غائبانہ رحمت کے طلب گار ہیں۔ ہمارے اکثر مسلم حکمران غیروں کے آلہ کار ہیں۔ آپس میں اتفاق و اتحاد سے بیزار ہیں۔ شعائر اسلام کا کھلم کھلا مذاق کیا جا رہا ہے۔ مسلمان غیروں کی تہذیب و تمدن کا دلدادہ ہو گیا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں سے منہ موڑا جا رہا ہے اور غیروں سے رشتہ جوڑا جا رہا ہے۔ عیسائی، سکھ، یہودی اور پارتی تو اپنی ظاہری شکل و صورت سے پہچانے جاتے ہیں لیکن جھوٹی نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی آنجنابی کی ذریت ابھی تک منافقت سے کام لے رہی ہے اور شعائر اسلام کا استعمال کر رہی ہے حالانکہ یہ کافر مرتد اور زندیق ہیں۔ ہمارے بعض بھولے بھالے مسلمان انہیں شعائر اسلام کا استعمال کرتے دیکھ کر ان کے دام فریب میں آجاتے ہیں۔ یہ عقیدہ ختم نبوت کے باغی اور داغی ہیں۔ یہ فتنہ عظیم کینسر کی طرح اندر رہی سے مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کو متزلزل کر رہا ہے۔ ہمارے اکثر مشائخ عظام نے چپ سادھ لی ہے اور اس سکوت و خاموشی ہی کو ”تصوف“ کا نام دیتے ہیں استغفر اللہ۔ ہمارے اکثر علمائے کرام بھی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس طرح نہیں کرتے جس طرح کرنے کا حق ہے۔ ہمارے اکثر نعت خواں داڑھی منڈا کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت و سیرت کی مدحت سرائی کرتے ہیں۔ ہماری محافل و تقریبات میں وہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد و صلی وسلم علی رسولہ الہی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

ہدیہ تبریک اور مبارک باد

الحمد للہ علی احسان! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے رد میں اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہو گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی ذریت حشرات الارض کی طرح اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں میں پوری قوت سے مصروف ہیں، لبرل اور سیکولر طبقہ کی آشیر باد بھی انہیں حاصل ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے علماء و مشائخ بھی نہایت ہی احسن انداز میں ان کذابوں اور منافقوں کے تعاقب میں مصروف ہیں۔ ان میں علامہ مولانا مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب زید مجدہ کا کردار نہایت روشن اور نمایاں طور پر سامنے آیا ہے۔ آپ نے موئل میڈیا پر قادیانی گماشتوں کا ایسا تعاقب فرمایا ہے کہ انہیں ناکوں چسنے چو آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جہاد بالقلم کے محاذ پر بھی اپنی خدمات پیش فرمائی ہیں۔ قادیانیت کے رد میں آپ کی تین چار کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔ اسی طرح صحافتی سطح پر بھی آپ نے ایک رسالہ "الخاتم" جاری کیا ہوا ہے۔ کچھ عرصے سے یہ رسالہ تعطل کا شکار تھا لیکن اب آپ نے اسے از سر نو جاری و ساری رکھنے کا اعلان فرمایا ہے۔ اللہ صمد و فرد فقیر انہیں "الخاتم" کی اشاعت ثانیہ پر دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک اور مبارک باد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کے علم و قلم میں مزید جولانیاں اور روانیاں عطا فرمائے آمین ثم آمین، بجا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و ذریتہ و اولیاء امتہ و علمائہ اجمعین۔

دعا گو دو ماہو: اختر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ "سیدہ مجاز بریلی شریف"

مدیر اعلیٰ الحقیقہ۔ ادارہ فروغ افکار و رضا و ختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع ملک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710
(۹/ جون ۲۰۲۰ء بروز اتوار بوقت ۳ بجے)